نامِ حق

تصنیف:۔ علّامہ شرف الدّین بخاری
تحشیہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبۂ قادریّہ
مکتبہ رضویہ، داتا دربار مارکیٹ۔لاہور
Ph:7226193

لہ توحید: ذات و صفات اور افعال میں اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور ایک کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی مستحق عبادت ہے وہی واجب الوجود ہے اور تمام صفات کا بالاستقلال مالک ہے۔ بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ توحید کا معنے یہ ہے کہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی تعظیم نہ کی جائے۔ یہ ان کی سخت غلطی ہے کیونکہ عقیدۂ توحید کیلئے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی تعظیم لازمی امر ہے۔ جناب بمعنی بارگاہ اور ذات ہے۔ یہاں دوسرا معنے مراد ہے۔ باری پیدا کرنے والا۔ قرآن مجید میں ہے فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ۔ تعالیٰ بلند۔ ترجمہ۔ (اللہ تعالیٰ، پیدا کرنے والے بلند کی وحدانیت کا بیان) ۱۲ ۲ہ ہمی رانیم میں ہمی "ہمچنیں" (اس طرح) کے معنی میں ہے لہذا دوسرے مصرعے میں "کہ" بیانیہ ہوگا۔ ترجمہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کا نام اس طرح زبان پر جاری کرتے ہیں کہ اسے دل و جان سے پڑھتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "ہمی" دونوں مصرعوں میں زائد ہو اور "کہ" تعلیلیہ ہو (ترجمہ) ہم اللہ تعالیٰ کا نام زبان سے لیتے ہیں اس لئے کہ ہم اسے دل و جان سے پڑھتے ہیں، یعنی منافق تو اللہ تعالیٰ کا نام صرف زبان سے لیتے ہیں ہم خالص مسلمان ہیں جو کہ زبان سے اسلئے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں کہ ہمارے دل و جان میں اللہ تعالیٰ کا نام گھر کر چکا ہے۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ "ہمی خوانیم" "انہ ہمی دانیم" فعل حال ہو اور "کہ" بمعنے بلکہ ہو اب ترجمہ یوں ہوگا "ہم اللہ تعالیٰ کا نام زبان سے لیتے ہیں بلکہ اسے دل و جان سے پڑھتے ہیں۔ حدیث شریف میں کہ ہر ذی شان کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرنی چاہیے مصنف نے اگرچہ لفظ حمد ذکر نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا اظہار بطور تعظیم کر دیا ہے اور یہی مقصود حمد ہے ۱۲ ۳ہ ملک میم مفتوح اور لام مکسور ہے بمعنے بادشاہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

در توحید جناب باری تعالیٰ

نام حق[۲] بر زباں ہمی رانیم	کز بجان و دلش ہمی خوانیم
ملک[۳] و صانع و قدیم و حکیم	خالق و رازق و رؤف و رحیم
ہر چہ[۴] پست از بلندی و پستی	ہمہ ز و یافت صورت ہستی
داد[۵] ما را کتاب تا خوانیم	کرد ما را خطاب تا دانیم
طاعت[۶] اوست فرض عین شدہ	بر ہمہ خلق ہیچ دین شدہ
ہر چہ[۷] او گفت آں کنیم ہمہ	طاعت او بجاں کنیم ہمہ
آنچہ[۸] او گفت غیر آں کردن	نیست سودے بجز زیاں کردن

اللہ تعالیٰ شہنشاہ یعنی تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے اگر لام پر فتحہ پڑھا جائے تو اس کا معنے فرشتہ ہوگا۔ صانع بنانے والا اور ایجاد کرنیوالا۔ قدیم جس کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا ہمیشہ رہنے والا۔ حکیم جس کے ہر فعل میں کوئی نہ کوئی حکمت ہو اور مخلوق کی بہتری ہو۔ خالق پیدا کرنیوالا۔ رازق رزق دینے والا۔ عرف عام میں اسکا معنے روزی دینے والا ہے۔ رؤف بہت ہی زیادہ بخشش فرمانیوالا۔ رحیم مہربان دنیا و آخرت میں۔ ترجمہ۔ (اللہ تعالیٰ بادشاہ حقیقی، ایجاد کرنیوالا، بے ابتدا، حکمت والا، پیدا کرنیوالا، روزی دینے والا، بہت ہی بخشش فرمانیوالا اور مہربان ہے ۱۲ ۴ہ بلندی سے آسمان اور ان کی مخلوقات، پستی سے مراد زمین اور اس کے رہنے والے ہیں یا بلندی سے مراد انبیاء کرام اور ان کے متبعین ہیں پستی سے مراد کفار اور منافقین ہیں۔ ز و در اصل از او ہے۔ ہستی بمعنے وجود۔ ترجمہ ہر بلند اور پست نے صورت وجود اسی سے پائی ہے ۱۲ ۵ہ خوانیم صیغہ جمع متکلم فعل مضارع مثبت معروف از خواندن۔ دانیم بھی صیغہ ہے از دانستن۔ کتاب قرآن مجید۔ خطاب بات کرنا۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتاب دی تاکہ ہم اسے پڑھیں اور ہم سے خطاب کیا تاکہ ہم جانیں۔ فائدہ۔ قرآن مجید ہمیں دیا گیا ہے تاکہ ہم اسے پڑھکر ہر طرح کی راہنمائی حاصل کریں اور تمام حیوانات پر ہمیں اس لحاظ سے بھی شرافت حاصل ہے کہ ہمارے رب کریم نے ہم سے خطاب فرمایا ہے۔ ہم صرف اس نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو ہمارے بس سے باہر ہے۔ ۶ہ طاعت فرمانبرداری۔ فرض عین جس کی ادائیگی ہر مکلف کے لئے ضروری ہو۔ خلق مخلوق۔ دین قرض۔ ترجمہ۔ اس کی فرمانبرداری فرض عین ہو چکی ہے۔ تمام مخلوق پر قرض کی طرح لازم ہو چکی ہے۔ فائدہ۔ اعتراض:۔ ادائیگی صرف فرائض اور واجبات کی ضروری ہے نوافل اور مستحبات کا ادا کرنا ضروری نہیں؟ جواب:۔ (۱) طاعت سے مراد فرض ہے کیونکہ جب لفظ مطلق بولا جائے تو فرد کامل مراد ہوتا ہے (۲) طاعت سے مراد فرمانبرداری ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہر فرد کیلئے لازمی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ (۳) طاعت سے مراد معرفت باری تعالیٰ ہے چنانچہ مفسرین نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ کا یہی معنے کیا ہے ۱۲ ۷ہ ترجمہ۔ اس نے جو کچھ فرمایا ہم اسے کرتے ہیں ہم اس کی فرمانبرداری جان سے کرتے ہیں۔ فائدہ۔ یعنے فاسق و فاجر بعض احکام پر عمل کرتے ہیں اور اکثر و بیشتر کی خلاف ورزی کرتے ہیں، منافقین جو کام کرتے ہیں محض ظاہر داری کیلئے کرتے ہیں لیکن ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔ ۸ہ سود فائدہ۔ سودے میں یائے تنکیر کے لئے ہے یعنی کوئی فائدہ۔ بجز سوا۔ زیاں نقصان۔ ترجمہ۔ اس نے جو کچھ فرمایا اس کے ماسوا کام کرنا سوائے نقصان کے کچھ بھی نہیں ۱۲

لہ روز و شب، دن رات۔ طالب، طلب کرنیوالا۔ پیرو، متبع۔ امت، بمعنے دین چنانچہ کہا جاتا ہے لَا اُمَّتَ لَہٗ اس کا کوئی دین نہیں۔ رسول، وہ انسان کامل جسے اللہ تعالیٰ نے احکام کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ اس جگہ نبی اکرم سرور دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں۔ ویم دونوں مصرعوں میں "وے" اور "ام" کا مجموعہ ہے تخفیف کے لئے ہمزہ گرا دیا گیا ہے۔ (ترجمہ) میں دن رات اس کی قبولیت کا طلبگار ہوں (اور) اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دین کا متبع ہوں۔ فائدہ: آدمی کو نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع سے ہرگز انحراف نہ کرنا چاہیے نیز جتنی بھی عبادت کرے اس پر فخر نہ کرنا چاہیے بلکہ ہمیشہ یہ امید رکھی جائے کہ وہ ہماری عبادت کو قبول فرمالے یہ اس کا ہم پر احسان عظیم ہوگا ۱۲ ۲ہ نعت، تعریف۔ عام طور پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کو نعت کہا جاتا ہے۔ سید، سردار۔ مرسلین، مرسل بمعنی رسول کی جمع ہے (ترجمہ) رسولوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف۔ فائدہ: نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعتوں کا لطف دیکھنا ہو تو اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کی کتاب "حدائق بخشش" دیکھنی چاہیے ۱۲ ۳ہ شکر، نعمت دینے والے کی تعظیم۔ حق، اللہ تعالیٰ۔ پیشوا، راہ دکھانے والا، مقتدا۔ پیشوائے میں "یا" عظمت کی ہے۔ مصطفےٰ چنے ہوئے، برگزیدہ۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم راہنما رکھتے ہیں (اور) اعلیٰ مرتبے والے مصطفےٰ (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جیسا عظیم راہنما رکھتے ہیں۔ فائدہ: اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ اپنا محبوب اور انبیاء کرام کا سردار ہماری ہدایت کیلئے بھیجا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا۔ اللہ کا مومنوں پر احسان ہے کہ ان میں عظیم رسول بھیجا۔ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے سردار ہیں۔ اس مسئلے کی تفصیل اعلیحضرت

روز و شب[۱] طالب قبول ویم	پیرو امت رسول ویم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

در نعت[۲] سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شکر[۳] حق را کہ پیشوا داریم	پیشوائے چو مصطفےٰ داریم
مہتر[۴] و بہتر و گزین ہمہ	سرور و خاتم نگین ہمہ
او شریعت[۵] بیاں کند مارا	او طریقت عیاں کند مارا

مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے رسالہ مبارکہ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" میں ملاحظہ ہو ۱۲ ۴ہ مہتر اعلیٰ بہتر اکمل گزین چنے ہوئے سرور سردار۔ خاتم تا پر کسرہ ہے ختم کرنے والے یا مکمل کرنیوالے۔ اس صورت میں نگین کی طرف مضاف ہوگا۔ نگین نگینہ۔ اس سے مراد شریعت ہے۔ ترجمہ۔ آپ تمام میں سے چنے ہوئے اعلیٰ اور اکمل ہیں آپ سردار اور تمام (انبیاء کرام) کی شریعت کو منسوخ کرنے والے یا مکمل کرنیوالے ہیں۔ اعلیحضرت قدس سرہ فرماتے ہیں ؎ سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی، سب سے بالا و والا ہمارا نبی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "خاتم" کی تا پر فتحہ پڑھا جائے یعنے تمام انبیاء کرام سے بعد تشریف لانے والے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ اس صورت میں خاتم کی اضافت نگین کیطرف نہیں ہوگی اور نگین بمعنی خلاصہ اور برگزیدہ ہوگا (دوسرے مصرعہ کا ترجمہ) آپ سردار، خاتم (تمام انبیاء کرام کے بعد تشریف لانے والے) اور تمام سے برگزیدہ ہیں۔ فائدہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ یہ عقیدہ اہل اسلام کے نزدیک قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے رسالہ مبارکہ "جزاء اللہ عدوہ" میں ملاحظہ ہو ۱۲ ۵ہ شریعت ظاہری افعال میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کا نام شریعت ہے اور باطنی افعال میں اقتداء طریقت ہے۔ ظاہر کو نجاست سے پاک کرنا شریعت ہے اور باطن کو بشری کدورتوں سے پاک کرنا طریقت ہے، دل کو اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ رکھنا حقیقت ہے۔ بیاں کسی بات کو ظاہر کرنا۔ عیاں واضح کرنا۔ مارا ہمارے لئے۔ (ترجمہ) آپ ہمارے لئے شریعت کو ظاہر فرماتے ہیں، آپ ہمارے لئے طریقت کو واضح فرماتے ہیں ۱۲

لہ صلوٰت صلوٰۃ کی جمع ہے بمعنے رحمت جبکہ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کیطرف ہو اس جگہ یہی مراد ہے اور اگر فرشتوں کی طرف منسوب ہو تو اس کا معنے
استغفار ہے، مومنوں کیطرف نسبت ہو تو بمعنے دعا، جانوروں اور پرندوں کیطرف نسبت ہو تو بمعنے تسبیح و تہلیل ہے۔ خدا صاحب اور مالک
بغیر اضافت کے یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے ماسوا پر نہیں بولا جاتا۔ باد ہو۔ دعائیہ کلمہ ہے۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں قیامت کے دن
تک پے در پے ہوں ۱۲ سلہ امت جو لوگ حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہوں امت اجابت ہے۔ تمام لوگ خواہ مومن ہوں
یا کافر امت دعوت ہیں کہ آپ نے تمام کو دین اسلام کی دعوت دی ہے۔ دوستدار دوست رکھنے والا۔ ترجمہ۔ میں آپ کی
امت اور آپ کو دوست رکھنے والا ہوں (ادو) اور آپ کے چار یاروں کو دوست رکھنے والا ہوں ۱۲ سکہ ترجمہ۔ جیسے کہ ابو بکر (صدیق)
عمر (فاروق) عثمان (غنی) علی (مرتضٰے)
جان ان پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہو۔
اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ
عرض کرتے ہیں ؎ ترے چاروں ہمدم ہیں
یکجان یکدل۔ ابوبکر فاروق عثمان علی ہے۔
ہے رحمت احسان۔ نثار قربان، فدا۔
لفظ "باد" پہلے مصرعے سے متعلق ہے اور اس کا
مابعد ماقبل پر معطوف ہے ترجمے میں اسی بات
کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ترجمہ۔ اللہ تعالٰے
کی رحمت آپ کے دوستوں (اور) تمام دوست
رکھنے والوں پر قربان ہو۔ فائدہ "یارانش"
میں اہل بیت اور تمام صحابہ کرام داخل ہیں اور
دوستدارانش میں تابعین اور تمام اہل ایمان
داخل ہیں ۱۲ سلہ آغاز ابتداء۔ مستطاب

صلوٰت خدا بر وے باد	تا بروزِ جزا بپائے باد
امت او و دوستدار ویئم	دوستدار چہار یار ویئم
چوں ابوبکر ہم عمر عثماں	مرتضٰے داں علیہم الرضواں
رحمت حق نثار یارانش	باد بر جملہ دوستدارانش

آغازِ کتاب مستطاب واعتذار از جانب مصنف کتاب رحمۃ اللہ

اے مصلی بیا طہارت کن	خانہ دین خود عمارت کن
چوں بیاری طہارتِ ظاہر	باطنت نیز حق کند طاہر

پاکیزہ۔ آغاز مضاف اور کتاب مستطاب "موصوف صفت ملکر مضاف الیہ۔ اعتذار معذرت۔ جانب طرف۔ مصنف لکھنے والا۔ ترجمہ۔ پاکیزہ کتاب
کی ابتداء اور کتاب کے لکھنے والے کیطرف سے معذرت ۱۲ سلہ مصلی نمازی۔ بیا صیغہ واحد حاضر فعل امر از آمدن۔ طہارت پاکیزگی۔ خانہ دین
مشبہ بہ کی اضافت مشبہ کیطرف ہے یعنی وہ دین کہ حفاظت اور پناہ دینے میں گھر کیطرح ہے۔ عمارت آباد کرنا۔ ترجمہ۔ اے نمازی آ پاکیزگی
حاصل کر اپنے دین کو جو ایک گھر کیطرح ہے آباد کر۔ فائدہ۔ اے نماز پڑھنے والے اور اے محبوب حقیقی سے مناجات کرنے والے اپنے آپ کو نجاست حقیقیہ
اور حکمیہ سے پاک کر تاکہ تو مالک حقیقی کے دربار میں حاضری کے لائق ہو سکے اور نماز ادا کرکے تو اپنے دین کو آباد کر سکے۔ حدیث شریف میں ہے اَلصَّلٰوۃُ
عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا ۱۲ سلہ ظاہر جسم۔ باطن دل۔ ترجمہ۔
جب تو جسم کی پاکیزگی ویگا تو اللہ تعالیٰ تیرے دل کو بھی پاک کر دے گا۔ فائدہ۔ یعنی اے نمازی تو احکام حقیقی اور حکمی حدث سے جسمانی پاکیزگی ہے اس کی برکت
سے اللہ تعالٰے تیرے دل کو غفلت، تکبر، حسد وغیرہ خرابیوں سے پاک فرما دے گا ۱۲

لہ قسم حصہ۔ ترجمہ۔ وہ پاکیزگی جو ظاہر جسم کا حصہ ہے اس کی کل تین قسمیں ہیں۔ فائدہ۔ ظاہری پاکیزگی کی تین قسمیں ہیں غسل، وضو اور
تیمم، باطنی پاکیزگی کی بھی تین قسمیں ہیں ۱۔ دل کو شرک سے پاک کیا جائے ۲۔ دل کو کینہ، خیانت، حسد اور بدخواہی وغیرہ سے پاک کیا
جائے ۳۔ زبان کو جھوٹ، چغلی اور بے فائدہ بات سے محفوظ رکھا جائے۔ سلہ غسل پہلے حرف پر ضمہ پڑھا جائے (غُسل) اس کا معنے نہانا
ہے، فتحہ پڑھا جائے (غَسل) تو اس کا معنے دھونا ہے۔ وضو پہلے حرف پر ضمہ ہے منہ، دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو دھونا اور سر کا مسح کرنا
اور فتحہ پڑھا جائے تو اس کا معنے وہ پانی ہے جس سے وضو کیا جاتا ہے۔ چو جیسے۔ چوں جب۔ قصد ارادہ۔ خاک مٹی۔ ترجمہ۔ تو وضو
اور غسل سے جیسے جسم کو پاک کرتا ہے (اسیطرح) جب پانی نہ ہو تو مٹی کا ارادہ کر۔ فائدہ۔ پانی موجود ہو تو غسل اور وضو کیا جائیگا
اور اگر پانی نہ ہو تو تیمم دونوں کی جگہ کام آئے گا۔ حضرت مصنف نے یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ تیمم کیلئے ارادہ ضروری
ہے ۱۲ سلہ شرح بیان کرنا، ظاہر کرنا۔ نوع قسم۔ چوگاں ہاکی، اس سے مراد حکم ہے۔ شرع شریعت۔ گویم پہلے مصرعے کے آخر
صیغہ واحد متکلم فعل مضارع از گفتن۔ دوسرے مصرعے کے آخر "گو" بمعنے گیند اور ضمیر متکلم سے مرکب ہے یعنی میں گیند یا ہاکی کیطرح تابع و
فرمانبردار ہوں۔ ترجمہ۔ میں ان تین
قسموں میں سے ہر ایک کی تفصیل بیان کرتا
ہوں کیونکہ میں شریعت کے حکم کا فرمانبردار
ہوں۔ فائدہ۔ اس شعر میں اشارہ ہے
کہ آدمی کو چاہیئے کہ وہ میدان شریعت میں
بے ساختہ مولائے قدوس کے حکم کا تابع
و فرمانبردار رہے ۱۲ سلہ فریضہ فرض وہ
فعل جس کا کرنا نص قطعی سے ثابت ہو۔
سنت جسے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اکثر ادا فرمایا ہو۔ خوانم صیغہ واحد متکلم
فعل مضارع معروف از خواندن رواں
آسان، جلدی، بجاسی، روح کو بھی بعض

آں طہارت کہ قسمِ جسم آمد	ظاہرت را ہمہ سہ قسم آمد
تن بغسل و وضو چو پاک کنی	آب چوں نیست قصد خاک کنی
شرح ایں ہرسہ نوع را گویم	زانکہ چوگان شرع را گویم
در طہارت فریضہ و سنت	بر تو خوانم رواں و بے منت
پس بیان نماز و روزہ کنم	توشہ عمر پنج روزہ کنم

کہہ دیا جاتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ نظر و فکر میں متحرک رہتی ہے، یہاں پہلا معنے مراد ہے۔ منت احسان۔ ترجمہ۔ پاکیزگی میں فرض اور سنت میں
تجھے آسانی اور بغیر احسان کے بیان کرتا ہوں۔ فائدہ۔ مصنف وضو اور غسل کے فرائض اور سنتوں کو بڑی آسانی سے بیان کریں گے ارشاد
باری تعالیٰ ہے کہ لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (تم احسان اور تکلیف دہی سے اپنے صدقے باطل نہ کرو) اسی لئے حضرت مصنف فرماتے
ہیں کہ میں بغیر کسی احسان کے تمام بیان کروں گا کہیں میری کوشش برباد نہ ہو جائے ۱۲ سلہ توشہ سامان عمر پنج روزہ عمر موصوف اور پنج روزہ
صفت۔ فارسی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب موصوف صفت سے پہلے ہو تو اس کے نیچے کسرہ پڑھا جاتا ہے۔ پنج روزہ سے مراد چند دن ہیں یہ بھی
کہا جا سکتا ہے ہفتے میں سے پیدائش اور وفات کا دن نکال کر باقی پانچ دن ہی رہ جاتے ہیں۔ ترجمہ۔ پھر میں نماز اور روزے کے مسئلے) بیان
کروں (اور) چند روزہ زندگی کا سامان بناؤں گا۔ فائدہ۔ اسلام کے ارکان میں سے کلمہ طیبہ پڑھنا ہے اسے نہایت ظاہر ہونے کی وجہ سے
بیان نہیں کیا، حج اور زکوٰۃ صرف مالداروں پر فرض ہیں اس لئے انہیں بھی ذکر نہیں کیا، ہر مکلف پر (بشرط عدم موانع) نماز روزہ ہی فرض ہیں اس لئے
مصنف رحمہ اللہ تعالٰے نے ان دو رکنوں کو ہی بیان کیا ہے ۱۲

ل آبدست - وضو اور وہ پانی جس سے وضو کیا جائے۔ یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے۔ نماز پہلے حرف پر فتحہ ہے۔ خاص طریقے سے عبادت کا ادا کرنا۔ مقام جگہ۔ نیاز عاجزی - ترجمہ - نماز کے لئے وضو کرنا چاہئے (اور) دل کو عاجزی کی جگہ بنانا چاہئے - فائدہ - مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو نصیحت فرماتے ہیں کہ نماز ایک اعلیٰ عبادت ہے اس کے لئے وضو کرنا چاہئے اور اسے عاجزی سے ادا کرنا چاہئے کیونکہ لَا صَلوٰةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ ۱۲ ٢ روزِ محشر قیامت کا دن جہاں تمام مخلوق جمع ہوگی - جاں گداز اسم فاعل ترکیبی جان پگھلنے والا - پرسش سوال - ترجمہ - قیامت کے دن جب جان پگھل رہی ہوگی سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا ۱۲ ٣ مکن صیغہ واحد حاضر فعل نہی از کردن - نمازہا جمع نماز - تقصیر کمی اور کوتاہی - توقیر عزت ترجمہ - لہٰذا نمازوں میں کمی نہ کر۔ تاکہ اس دن تیری عزت ہو ۱۲ ٤ خود تحقیق - سنائی غزنی کے مشہور شاعر اور "حدیقۃ الحقیقۃ" کے مصنف - بس نکو بہت خوب - دُرّ موتی - معنیٰ حقیقت - نگر صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگرستن - سُفت است صیغہ واحد غائب فعل ماضی قریب معروف از سُفتن (پرونا)، دونوں مصرعوں میں ضرورتِ شعری کے پیشِ نظر گفت اور سفت کے آخر سے "ہ" گرا دی گئی ہے ۱۲ ترجمہ - تحقیق حکیم سنائی نے کیا خوب کہا ہے ذرا دیکھ تو سہی کہ حقیقت کے موتی کس طرح پروئے ہیں ۱۲ ٥ یہ اور آئندہ شعر حکیم سنائی کا مقولہ ہے۔ فروتر بہت نیچے - ترجمہ - دین کا غم کھا کہ اصل غم دین ہی کا غم ہے، (دوسرے) تمام غم اس سے بہت نیچے ہیں ۱۲ ٦ بیہودہ بے فائدہ - نیاسودہ است صیغہ واحد غائب فعل ماضی قریب معروف از آسودن (آرام پانا)۔ ترجمہ - دنیا کا غم نہ کھا کہ بے فائدہ ہے، اس جہان میں کسی نے بھی آرام نہیں پایا۔ فائدہ - دنیا کا غم کھانے سے کیا فائدہ یہ تو ہے ہی مصائب، تکالیف اور آزمائشوں کا گھر، آدمی کو چاہئے کہ دین کا غم کھائے کہ کہیں مجھ سے دین کا کوئی کام رہ تو نہیں گیا، کہیں مجھ سے کوئی کام خلافِ شریعت تو نہیں ہو گیا تاکہ آخرت کا دائمی اور یقینی آرام مل سکے ۱۲ ٧ عجز کمزوری - قصور کمی اور کوتاہی - معترف اقرار کرنے والا - نادان بے وقوف - احمق بے سمجھ - خرف بڑھاپے کی وجہ سے جس کی عقل جواب دے گئی ہو ۱۲ ترجمہ - مجھے اپنی کمزوری اور کوتاہی کا اقرار ہے میں بے عقل بے سمجھ اور بوڑھے پاگل کی طرح نہیں ہوں ۱۲

آبدستِ نماز باید کرد ١	دلِ مقامِ نیاز باید کرد
روزِ محشر کہ جاں گداز بود ٢	اولیں پرسشِ نماز بود
پس مکن در نمازہا تقصیر ٣	تا دراں روز باشدت توقیر
خود سنائی چہ بس نکو گفت است ٤	درِّ معنی نگر کہ چوں سُفت است
غمِ دیں خور کہ غم غمِ دین است ٥	ہمہ غمہا فروتر ازین است
غمِ دنیا مخور کہ بیہودہ است ٦	ہیچکس در جہاں نیاسودہ است
من بعجز و قصورِ معترفم ٧	نے چو نادان و احمق و خرفم

ل اہلِ سلف بزرگ۔ گزرے ہوئے لوگ - عذر بہانہ - "گفتہ اند" کا مقولہ مفعول بہ ہے اور عربی عبارت اس کا بیان ہے - اس صورت میں "عذر" کی "ر" کو ساکن پڑھا جائیگا - مولانا عبد الواسع فرماتے ہیں کہ "عذر" مضاف ہے عربی عبارت کیطرف اضافت بیانیہ سے، اب "عذر" کے آخر پر کسرہ پڑھا جائے گا - مَن موصولہ جس نے - صنّف تصنیف کی - استہدف نشانہ بن گیا - اپنے آپ کو نشانہ بنالیا - ترجمہ - اس سے پہلے بزرگوں نے عذر بیان کیا ہے کہ جس نے کتاب لکھی وہ نشانہ بن گیا - فائدہ - یعنی پہلے لوگوں سے جب تصنیف کے متعلق کہا جاتا تھا تو وہ یہی عذر پیش کرتے تھے کہ تصنیف کا معنیٰ اپنے آپ کو اعتراضات کا نشانہ بنانا ہے اس سے بہتر ہے کہ تصنیف ہی نہ کی جائے - ٢ لیک لیکن کا مخفف ہے - قدرِ خویش اپنے مرتبے کے مطابق - بیکاری کچھ نہ کرنا - خموشیدن چپ رہنا - ترجمہ - لیکن اپنی سی کوشش کرنا کچھ نہ کرنے اور چپ رہنے سے بہتر ہے ۱۲ فائدہ - یہ شعر ایک سوال کا جواب ہے کہ جب تصنیف اپنے آپ کو نشانہ بنانے کے برابر ہے تو آپ نے کیوں کتاب لکھی؟ مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ کرنا ہی چاہئے بیکاری کسی طرح اچھی نہیں ۱۲ ٣ مجال طاقت - فقہ مسائلِ شرعیہ عملیہ - بُرد پہلے حرف پر ضمہ ہے معمولی چادر - نظم شعر - ترجمہ - میں نے طاقت کیمطابق کوشش کی (اور) فقہ کو شعر کی معمولی سی چادر پہنائی - فائدہ - حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطورِ انکساری اپنے شعروں کو معمولی چادر فرمایا ہے - ٤ بتوانی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع معروف از توانستن (طاقت رکھنا)۔ دوسرا مصرعہ "توانی" کا مفعول بہ ہے - درو دراصل در او تھا یعنی فقہ کو - حلّہ قیمتی چادر - بپوشانی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع معروف از پوشانیدن (پہنانا)، ترجمہ - تو اگر فقہ کو قیمتی چادر پہنا سکتا ہے تو عیب نہ نکال - فائدہ - یعنی اگر کوئی شخص مجھ سے بہتر شعروں میں فقہ کے مسائل بیان کر سکتا ہے تو اسے اعتراضات میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے ۱۲ ٥ اسپِ تازی موصوف صفت عربی گھوڑا - بتازد صیغہ واحد غائب فعل مضارع معروف از تاختن (دوڑنا) لاشہ کمزور جسم - خر گدھا - "لاشۂ خر" "نیندازد" کا فاعل اور خویشتن مفعول بہ ہے - نیندازد صیغہ واحد غائب فعل مضارع منفی معروف از انداختن (گرا دینا، پھینک دینا) ترجمہ - عربی گھوڑا اگرچہ بہتر دوڑتا ہے (لیکن) گدھے کا کمزور جسم اپنے آپ کو گرا نہیں دیتا - فائدہ - یعنی آدمی میں اگر زیادہ طاقت نہ ہو تو اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ لیٹ جائے بلکہ حسبِ طاقت کوشش ضروری ہے۔ فَکُلٌّ یَسْعٰی عَلٰی قَدْرِ مَجَالِہٖ ۱۲ ٦ صد و ہفتاد ایک سو ستر - بیت شعر - روزگار زمانہ - اصحاب دوست، ترجمہ - (اس کتاب کے) ایک سو ستر شعر اور دس باب ہیں (اور) یہ کتاب دوستوں کے زمانے کے لائق ہے - فائدہ - مصنف فرماتے ہیں کہ چونکہ لوگوں کو علم اور خصوصاً علم فقہ کا چنداں شوق نہیں اس لئے یہ مختصر کتاب ان کے زمانے کے مناسب ہے - یہ حضرت مصنف کے زمانے کی بات ہے اس سے آج کے حالات کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے ۱۲

پیش ازیں گفتہ اند اہلِ سلف ١	عذرِ مَن صنّف قد استہدف
لیک بر قدرِ خویش کوشیدن ٢	بہ ز بیکاری و خموشیدن
من بقدرِ مجال کوشیدم ٣	فقہ را بردِ نظم پوشیدم
نہ کنی عیب گر تو بتوانی ٤	کہ درو حلّۂ بپوشانی
اسپِ تازی اگرچہ بہ تازد ٥	لاشۂ خر خویشتن نیندازد
صد و ہفتاد بیت و دہ باب است ٦	لائقِ روزگارِ اصحاب است

۱؎ موجز مختصر۔ دلپذیر دل پسند۔ افتاد است صیغہ واحد غائب فعل ماضی قریب معروف، واقع ہوئی ہے۔ لاجرم لا حرف نفی اور جرم پہلے دو حرفوں پر فتحہ ہے (عیاث) بمعنے ضرور، یقیناً۔ ترجمہ ــ (یہ کتاب) مختصر اور دلپسند واقع ہوئی ہے یقیناً بے مثال واقع ہوئی ہے۔ فائدہ۔ یعنے یہ مختصر ہونے کے باوجود بہت سے مسائل پر مشتمل ہے اس لئے یقیناً بے مثال ہے۔ ۲؎ یادگار نشانی۔ شرف علامہ شرف الدین بخاری مصنف "نامِ حق" خراسان کے بہت بڑے عالم اور مشہور زمانہ فاضل گزرے ہیں بعض لوگوں نے گمان کیا کہ "نام حق" کے مصنف شاہ شرف الدین بو علی قلندر ہیں لیکن یہ درست نہیں کیونکہ اس کے مصنف کی جائے پیدائش بخارا ہے۔ ترجمہ ــ یہ کتاب تیرے لئے شرف الدین بخاری کی یادگار ہے ان کا نام جہان میں ہر طرف ہے۔ فائدہ۔ طالب علموں کو رغبت دلانے کیلئے اپنی شہرت کا ذکر کردیا کیونکہ طلبہ مشاہیر کی کتابیں زیادہ دلچسپی سے پڑھتے ہیں ۱۲ ۳؎ بخارا توران کا ایک شہر (غیاث) مولد جائے پیدائش۔ نسب پہلے دونوں حرفوں پر فتحہ نسل، خاندان۔ خراسان؛ اس خطے کا نام ہے جسکا کچھ حصہ افغانستان میں اور کچھ ایران میں ہے۔ مکتسب مصدر میمی حاصل کرنا یا اسم مفعول ہے بمعنے حاصل کیا ہوا، ترجمے میں یہی معنی ملحوظ ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسم ظرف ہو یعنی حاصل کرنے کی جگہ۔ ترجمہ ــ ان کی جائے ولادت اور ان کا خاندان بخارا سے ہے۔ ان کے علوم خراسان میں حاصل کئے گئے ہیں ۴؎ توفیق اچھے کاموں کے اسباب کا مہیا کرنا۔ تحقیق حق بات کہنا، کسی مسئلے کو دلائل سے بیان کرنا۔ ترجمہ ــ اے اللہ تو مجھے توفیق عطا فرما اور مجھے تحقیق کیطرف راستہ دکھا ۱۲ ۵؎ فصل کتاب کا وہ حصہ جس میں ایک قسم کے مسائل کا بیان ہو۔ ترجمہ ــ پہلا باب وضو کے بیان میں اور یہ چار فصلوں پر مشتمل ہے پہلی فصل وضو کے فرائض میں ۱۲ ۶؎ صباح صبح کا وقت۔ رواح شام کا وقت۔ لیل رات نہار دن ــ چونکہ وضو نماز کے لئے کیا جاتا ہے اس لئے حضرت مصنف نے پانچوں نمازوں کی طرف اشارہ کردیا ہے

موجز و دلپذیر افتاد است ۱؎	لاجرم بے نظیر افتاد است
ایں ترا یادگار از شرف است ۲؎	نام او در جہاں بہر طرف است
از بخارا است مولد و نسبش ۳؎	وز خراساں علوم مکتسبش
یا الٰہی بدہ تو توفیقم ۴؎	راہ بنما بسوئے تحقیقم

باب اول در بیان وضو و ایں مشتمل است بر چہار فصل ۵؎

فصل اول در فرائض وضو

در صباح و رواح لیل و نہار ۶؎	در وضو نیست جز فریضہ چہار
شستن روئے و دست و مسح سر است ۷؎	شستن پائے نیز معتبر است

صباح سے نماز فجر کیطرف، رواح سے نماز مغرب کیطرف، لیل سے نماز عشاء کیطرف، اور نہار سے نماز ظہر اور عصر کی طرف اشارہ ہے۔ فریضہ وہ فعل ہے جس کا لزوم دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ ترجمہ ــ صبح، شام، رات اور دن وضو میں صرف چار فرض ہیں۔ فائدہ ــ سوال؛ وضو کو نماز سے پہلے کیوں بیان کیا ہے! جواب وضو نماز کی شرط ہے اور شرط مشروط سے فی الواقع پہلے ہی ہوتی ہے اس لئے اس کا ذکر بھی پہلے ہی کیا گیا ہے۔ سوال، نماز کی اور بھی شرطیں ہیں مثلاً قبلہ رخ ہونا۔ وقت، نیت وغیرہ طہارت کے مسائل کیوں پہلے بیان کئے گئے ہیں؟ جواب اس لئے کہ طہارت اکثر و بیشتر شرائط سے اہم ہے اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں نیز اس کے مسائل میں تفصیل بھی زیادہ ہے ۱۲ ۷؎ شستن دھونا، پانی بہانا۔ مسح تر ہاتھ کسی عضو کو لگانا۔ چونکہ وضو میں ترتیب فرض نہیں اس لئے بعض نسخوں میں پہلا مصرعہ اسطرح ہے ع شستن دست و روئے مسح سر است۔ ترجمہ ــ منہ اور ہاتھوں کا دھونا اور سر کا مسح (فرض) ہے پاؤں کا دھونا بھی معتبر ہے۔ فائدہ ــ وضو کے چار فرض میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا

۱؎ ربع چوتھائی حصہ۔ لازم ضروری۔ دید صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق معروف از دیدن (جاننا در رؤیت قلبی) ترجمہ ــ سر کے چوتھائی حصے کا مسح فرض جاننا چاہئے۔ اسے فرض کیطرح لازم جاننا چاہئے۔ فائدہ ــ اس سے پہلے مطلق سر کے مسح کا ذکر کیا تھا جس سے وہم ہو سکتا تھا کہ تمام سر کا مسح فرض ہے اس شعر میں اس وہم کو دور فرما دیا کہ صرف چوتھائی سر کا مسح فرض ہے، منہ کا دھونا فرض ہے یعنی بالوں کے اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور کان کی ایک لو سے دوسری لو تک۔ "شستن پائے نیز معتبر است" کہہ کر روافض پر رد فرمادیا کیونکہ ان کے نزدیک پاؤں کا مسح فرض ہے دھونا ضروری نہیں ۱۲ ۲؎ دوسری فصل وضو کی سنتوں میں ۱۲ ۳؎ سنت وہ فعل ہے جسے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر کیا ہو۔ ترجمہ ــ وضو کی سنتیں دس ہیں جس نے انہیں جانا وہ راہ (حق) کا مرد ہوگا ۱۲ ۴؎ نام حق گفتن بسم اللہ شریف پڑھنا مستحب یہ ہے کہ اسطرح پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ اَلۡاِسۡلَامُ حَقٌّ وَّالۡکُفۡرُ بَاطِلٌ۔ ترجمہ ــ پہلے ہاتھوں کا دھونا اور مسواک کرنا ہے اللہ تعالٰے کا نام پاک دل سے لینا، فائدہ ــ ہاتھوں کا جوڑ تک دھونا سنت اور کہنی سمیت دھونا فرض ہے مسواک چھنگلی کی مقدار موٹی اور بالشت بھر لمبی ہونی چاہئے مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو صاف کیا جائے۔ ۵؎ مضمضہ کلی کرنا (تین بار) گوش کان۔ کرات جمع کرۃ بمعنے دفعہ اور مرتبہ۔ اعضا، جمع عضو بمعنی اندام۔ ترجمہ (تین بار) کلی کرنا، کان کا مسح کرنا اور استنجا (اور) تین دفعہ تمام اعضاء کو دھونا۔ فائدہ۔ اگر ڈھیلے سے پلیدی دور کردی گئی ہو اور پلیدی درم کی مقدار سے کم جسم پر لگی ہو تو پانی سے استنجا سنت ہے ورنہ واجب، نیز وضو میں جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے انہیں تین دفعہ دھونا بھی سنت ہے ۱۲ ۶؎ انگشت انگلی۔ تخلیل خلال کرنا۔ قیل اعتراض اختلاف

ربع سر مسح فرض باید دید ۱؎	لازمش ہمچو فرض باید دید

فصل دوم در سنت ہائے وضو ۲؎

سنت آبدست دہ باشد ۳؎	ہر کہ دانست مرد رہ باشد
شستن دست پیش و مسواک است	نام حق گفتن از دل پاک است ۴؎
مضمضہ مسح گوش و استنجا ۵؎	بہ سہ کرات شستن اعضا
نیز انگشت پائے را تخلیل ۶؎	سنت آمد ز مصطفٰے بے قیل
باز تخلیل لحیہ استنشاق ۷؎	گفتم ایں جملہ اعلی الاطلاق
عضو گر تر کنی روا نبود ۸؎	راندن آب جز روا نبود

ترجمہ ــ نیز پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا مصطفٰے (صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کی سنت ہے بغیر کسی اختلاف کے ۱۲ فائدہ ــ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پانی پہنچ چکا ہو تو خلال کرنا سنت ہے ورنہ فرض ۱۲ ۷؎ لحیہ ــ داڑھی۔ استنشاق ناک میں پانی ڈالنا علی الاطلاق بغیر کسی قید کے۔ ترجمہ ــ پھر داڑھی کا خلال کرنا (اگر گھنی ہو اور نہ) ناک میں پانی ڈالنا۔ میں نے ان تمام کو بغیر کسی قید کے بیان کردیا۔ فائدہ ــ یعنے میں نے علماء کے اختلاف کو بیان نہیں کیا ۱۲ ۸؎ روا جائز۔ راندن جاری کرنا۔ ترجمہ ــ عضو کو اگر تر کرے تو جائز نہ ہوگا، پانی کا جاری کرنا سوا علاج کے نہ ہوگا۔ فائدہ ــ جن اعضاء کا دھونا وضو میں ضروری ہے انہیں صرف تر کردینا کافی نہیں ان پر پانی کو جاری کرنا ضروری ہے اس طرح کہ کم از کم چند قطرے نیچے گر پڑیں۔ وضو کی چند اور سنتیں بھی ہیں جنہیں حضرت مصنف نے ذکر نہیں کیا مثلاً جسم کو ملنا ۱۲ (نور الایضاح) ؛

لہ مستحبات جمع مستحب وہ فعل جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی نہ فرمائی ہو۔ ترجمہ ۔ تیسری فصل وضو کے مستحبات میں ۱۲ ۔ ۲ہ نیت یوں ارادہ کرے کہ میں نے حدث کو زائل کرنے یا نماز کو اپنے لئے جائز کرنے کی نیت کی ۱۲ ۔ سہ پس پھر ۔ موالات ۔ پے در پے دھونا اس طرح کہ ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا دھولیا جائے ۔ ترجمہ ۔ وضو میں چھ مستحب ہیں نیت اور اس کے بعد پے در پے دھونا ہے ۔ فائدہ ۔ نیت وضو میں سنت ہے (نور الایضاح) وضو کی نیت کی تو وضو کا ثواب ہوگا ورنہ اس سے صرف نماز ادا کرنے کا فائدہ حاصل ہو جائے گا نیز موالات بھی سنت ہے (نور الایضاح) ۱۲ ۔ سہ ترتیب جس طرح ارکانِ وضو کا قرآنِ مجید میں ذکر ہے اسی ترتیب سے ادا کرنا یعنی ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا پھر منہ دھونا پھر سر کا مسح کرنا پھر پاؤں کا دھونا ۔ میامن جمع میمن دائیں جانب ۔ بدایت ابتداء ۔ تادیب ادب ۔ ترجمہ ۔ تمام سر کا مسح اور ترتیب (جس طرح قرآنِ مجید میں ہے) دائیں جانب سے شروع کرنا آداب سے ہے ۔

فصلِ سوم در مستحبّاتِ وضو

در وضو شش زِ مستحبات است ۔ نیّت و پس موالات است
ہمہ سر مسح و انگہے ترتیب ۔ بمیامن بدایت از تادیب
گر تو مسح از سر عمل گیری ۔ مسح گردن ازین قبیل گیری

فائدہ ۔ تمام سر کا مسح کرنا اور ترتیب سنن میں سے ہے (نور الایضاح) دائیں جانب سے ابتداء مستحب ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطور عادت دائیں جانب سے ابتداء فرماتے تھے ۱۲ ۔ ۷ہ سر خیال و ارادہ ۔ قبیل قبیلہ ۔ ترجمہ ۔ اگر تو (سر کا) مسح عمل کے ارادے سے کرے تو گردن کا مسح (بھی) اسی قبیلے سے کر ۔ فائدہ ۔ یعنی سر کا مسح کرنے کے لئے ہاتھوں کو تر کیا تو اسی سے گردن کا مسح کیا جائے گا نئے پانی کی ضرورت نہیں ۔ طریقۂ مسح ہاتھوں کو تر کر کے انگوٹھے اور انگشت شہادت کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کی اگلی جانب سے مسح کرتے ہوئے پیچھے لے جائے پھر ہتھیلیوں کو سر کے پہلوؤں پر مسح کرتے ہوئے آگے لے آئے شہادت

فصلِ چہارم در مکروہاتِ وضو

آب اندر دہان و در بینی ۔ بکفِ چپ کراہیت بینی
آب بر روئے سخت تر کردن ۔ عورتِ خویش را نظر کردن

کی انگلیوں سے کانوں کے اندر اور انگوٹھے سے کان کے باہر مسح کرے اور انگلیوں کی پشت سے گردن پر مسح کرے ۱۲ ۔ ۵ ترجمہ ۔ چوتھی فصل مکروہات کے بیان میں ۔ ۔ لہ دہان منہ ۔ بینی ناک ۔ دوسرے مصرعے کے آخر میں بینی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع معروف بمعنے امر از دیدن (جاننا ۔ دل سے دیکھنا) کفِ چپ موصوف صفت ، بایاں ہاتھ ۔ ترجمہ ۔ منہ اور ناک میں بائیں ہاتھ سے پانی (ڈالنا) مکروہ جان ۔ فائدہ ۔ ناک اور منہ میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا چاہیئے ۱۲ ۔ ۷ہ سخت تر کردن زور سے مارنا ۔ عورت شرمگاہ ۔ ترجمہ ۔ منہ پر زور سے پانی مارنا اور اپنی شرمگاہ کو دیکھنا (مکروہ ہے) ۔ فائدہ ۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ پانی منہ پر آہستہ سے ڈالا جائے اور استنجا کرتے وقت شرمگاہ کی طرف نظر نہ کی جائے ۱۲ ÷

لہ خوئے اعضاء سے ٹپکنے والا پانی ، تھوک ، لب ، ہشتن ڈالنا پھینکنا ۔ عمداً جان بوجھ کر ۔ ترجمہ ۔ پانی میں جان بوجھ کر تھوک ڈالنا (اور) استنجا کی جگہ میں بات کرنا ۔ فائدہ ۔ بعض حضرات نے کہا کہ یہاں استنجا کا معنے معروف مراد نہیں بلکہ اس سے مراد طلب طہارت یعنی وضو ہے ۔ مسئلہ : وضو کرتے وقت دنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے استنجا کرتے وقت بات کرنا بھی مکروہ ہے ۱۲ ۔ ۲ہ ور دراصل واز مخفف بمعنے اور اگر ۔ بینی ناک ۔ راست دایاں ہاتھ ۔ افشانی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع معروف از افشاندن (جھاڑنا ۔ صاف کرنا) ، مانی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع معروف از ماندن (رہنا) ترجمہ ۔ اور اگر تو ناک کو دائیں ہاتھ سے صاف کرے تو تو کراہیت میں پھنسا ۔ فائدہ ۔ ناک میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا چاہیئے اور بائیں ہاتھ سے صاف کرنا چاہیئے ۔ ۳ہ دائم ہمیشہ ۔ رفاہیت فائدہ ۔ ترجمہ ۔ جو ان چھ مکروہ چیزوں کو جان لے گا ہمیشہ فائدے میں رہے گا ۔ فائدہ ۔ مکروہات کے جاننے میں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی ان سے پرہیز کرے ۱۲ ۔ ۴ہ شکنندہ صیغہ واحد اسم فاعل از شکستن (توڑنا) "شکنندہ ہائے" اس کی جمع ہے ۔ ترجمہ ۔ دوسرا باب وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں ۔ ۵ہ پیش آگے ۔ پس پیچھے ۔ عیاں ظاہر ۔ زیاں نقصان ۔ ترجمہ ۔ جو چیز آگے اور پیچھے سے ظاہر ہو تیرے وضو کو نقصان دیتی ہے ۔ فائدہ ۔ آگے سے پیشاب نکلے یا منی ومذی اور ودی اس سے وضو ٹوٹ جائے گا پیچھے سے ہوا خارج ہو یا پاخانہ اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا ۱۲ ۔ ۶ہ باد ہوا ۔ کاں دراصل کہ آں ہے ۔ ترجمہ ۔ مگر وہ ہوا جو آگے سے ہو (اس کے نکلنے سے) وضو اپنی جگہ ہوگا ۱۲ ۔ فائدہ ۔ اگلی طرف سے ہوا نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اگر کسی عورت کے دونوں مقام ایک ہو گئے ہوں تو اسے وضو کر لینا چاہیئے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ پچھلی طرف سے ہو ۱۲ ۔ ۷ہ ریم پیپ ۔ قی کنی میں یا مصدریہ ہے (قے کرنا) یہ مشروط ہے اور "پر دہاں ہمی باشد" اس کی شرط ہے ۔ ترجمہ ۔ پیپ اور خون اگر جاری ہو (اور) قے کرنا (اگر) منہ بھر کر ہو ۔ فائدہ ۔ زخم سے نکلنے والا زرد پانی پیپ کے حکم میں ہے یعنی پیپ ، زرد پانی اور خون اگر نکل کر ایسے مقام کی طرف بہہ پڑیں جسے وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا ایسے ہی اگر قے منہ بھر کر آئے یعنی جسے بہ آسانی روکا نہ جا سکے تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا ۱۲ ۔ ۸ہ تکیہ پہلے مصرعے میں ٹیک لگانے کے معنے میں اور دوسرے مصرعے میں اعتماد کے معنے میں ہے ۱۲ ترجمہ ۔ ٹیک لگا کر سونا وضو کو توڑ دیتا ہے کوئی شخص نیند پر اعتماد نہیں کرتا ۔ فائدہ ۔ ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ نیند کی حالت میں مقعد زمین سے اٹھ جائے اور اگر مقعد زمین پر لگی ہوئی ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا خواہ اس طرح سویا ہوا ہو کہ جس چیز کے ساتھ ٹیک لگی ہوئی ہے اسے ہٹایا جائے تو گر پڑے (نور الایضاح) سونے سے وضو کیوں ٹوٹ جاتا ہے مصنف نے اس کی وجہ بھی بیان کر دی کہ ہو سکتا ہے آگے یا پیچھے سے کوئی چیز نکلے لیکن پتہ نہ چلے کیونکہ نیند پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا ۱۲ ÷

خوئے در آب ہشتن از عمدا ۔ سخن اندر مقامِ استنجا
ور تو بینی براست افشانی ۔ در میانِ کراہیت مانی
ہر کہ این شش کراہیت داند ۔ دائم اندر رفاہیت ماند

بابِ دوم در شکنندہ ہائے وضو

آنچہ از پیش و پس عیاں گردد ۔ آبدستِ ترا زیاں گردد
مگر آں باد کاں ز پیش بود ۔ کہ وضو ہم بجائے خویش بود
ریم و خوں گر رواں ہمی باشد ۔ قی کنی پُر دہاں ہمی باشد
خوابِ تکیہ زدہ وضو شکند ۔ تکیہ بر خواب ہیچکس نہ کند

ہر کرا شد مباشرت فاحش — فرج بر فرج و ایر در بالش

قہقہہ در نماز و بیہوشی — باز دیوانگی و مدہوشی

باب سوم در بیان غسل و آں مشتمل است بر سہ فصل

فصل اول در بیان فرائض غسل

ہر کہ با دانش و تمیز بود — فرض در غسل او سہ چیز بود

آب در بینی و دہاں کردن — بر ہمہ عضو خود رواں کردن

ا قہقہہ اس قدر بلند آواز سے ہنسنا کہ ساتھ والے دو تین آدمی سن سکیں اور اگر ایک آدمی تک آواز پہنچے تو اسے "ضحک" کہتے ہیں اس سے فقط نماز ٹوٹتی ہے نہ کہ وضو اور اگر آواز پیدا ہی نہ ہو بلکہ صرف دانت ظاہر ہوں تو اسے "تبسم" کہتے ہیں اس سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز۔ بیہوشی وہ مرض جو عقل کو ڈھانپ لیتی ہے اور قویٰ کو بے کار کر دیتی ہے دیوانگی وہ بیماری ہے جس سے عقل زائل ہو جاتی ہے اور قویٰ میں مزید قوت آ جاتی ہے مدہوشی وہ حالت جو نشہ آور چیز کے استعمال سے پیدا ہو جاتی ہے جس سے آدمی لڑکھڑانے لگتا ہے اور صحیح طریقے سے بات نہیں کر سکتا۔ ترجمہ نماز میں قہقہہ، بیہوشی، پاگل پن اور نشہ (وضو کو توڑ دیتا ہے) فائدہ۔ نماز میں بالغ آدمی کے ہنسنے سے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے اور وضو بھی، بچے کے ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا نیز نماز بھی رکوع و سجود والی ہونی چاہئے، نماز جنازہ میں قہقہہ لگانے سے نماز ٹوٹ جائے گی وضو نہیں ٹوٹے گا ۱۲ ۲ مباشرت ملاقات، اعضاء کا ملنا۔ فاحش بلا پردہ یعنے ایسا پردہ حائل نہ ہو جو حرارت سے مانع ہو۔ فرج شرمگاہ۔ ایر مرد کی شرمگاہ۔ بالش بالیدن کا حاصل مصدر، انتشار۔ دوسرا مصرعہ مباشرت فاحش کی تفسیر ہے۔ ترجمہ جسے پردے کے بغیر مباشرت ہو (یعنے شرمگاہ، شرمگاہ پر ہو اور مرد کی شرمگاہ انتشار میں ہو) ان دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا)۔ فائدہ۔ نور الایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے وَيَنْقُضُهُ مُبَاشَرَةٌ فَاحِشَةٌ وَهِيَ مَسُّ فَرْجٍ أَوْ دُبُرٍ بِذَكَرٍ مُنْتَصِبٍ بِلَا حَائِلٍ يَمْنَعُ حَرَارَةَ الْجَسَدِ وَكَذَا الْمُبَاشَرَةُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَتَيْنِ نَاقِضَةٌ ۱۲ ۳ ترجمہ۔ تیسرا باب غسل کے بیان میں یہ باب تین فصلوں پر مشتمل ہے پہلی فصل غسل کے فرائض کے بیان میں ۱۲ ۴ دانش عقل۔ تمیز سمجھ، بالغ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ترجمہ۔ جو شخص عاقل و بالغ ہو اس کے غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ فائدہ۔ عاقل و بالغ ہونے کی تخصیص اس لئے کی کہ تمام تکالیف کا تعلق عاقل و بالغ ہی سے ہوتا ہے ۱۲ ۵ (ترجمہ۔ ناک اور منہ میں پانی ڈالنا (اور) اپنے تمام اعضاء پر جاری کرنا۔ فائدہ۔ غسل میں تین فرض ہیں (۱) ناک کی ہڈی تک پانی پہنچانا۔ (۲) کلی کرنا۔ (۳) تمام اعضاء پر ایک دفعہ پانی بہانا ۱۲

فصل دوم در سنتہائے غسل

سنت غسل جملگی پنج است — یاد گیرش کہ بہتر از گنج است

شستن دست و فرج باید پیش — دور کردن نجاست از تن خویش

پس وضو ساختن ز بہر خدا — شستن تن سہ بار سر تا پا

آں زنانے کہ موئے را بافند — شاید آں موئے از بشگافند

در تنگ مو چو آب را راند — بافتہ خشک ہمچناں مانند

فصل سوم در بیان مقدار آب وضو و غسل

مکن اسراف ماء مجانی — چوں ولا تسرفوا ہمی خوانی

تلف آب چوں روا نبود — تلف عمر جز خطا نبود

ا دوسری فصل غسل کی سنتوں کے بیان میں ۱۲ ۲ جملگی تمام۔ گنج خزانہ۔ ترجمہ۔ غسل کی تمام سنتیں پانچ ہیں تو انہیں یاد کر کہ خزانے سے بہتر ہیں۔ فائدہ۔ علم دین بہرصورت مال و دولت سے بہتر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎ رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا: لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ (ہم اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ اس نے ہمیں علم اور جاہلوں کو مال دیا) ۱۲ ۳ ترجمہ۔ پہلے ہاتھ اور شرمگاہ کو دھونا چاہئے (اور) اپنے جسم سے نجاست دور کرنی (چاہیئے)۔ فائدہ۔ پہلی سنت ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا، دوسری شرمگاہ کو دھونا، تیسری جسم پر نجاست ہو تو اسے دھونا ۱۲ ۴ ترجمہ۔ پھر خدا کے لئے وضو کرنا (اور سر سے پاؤں تک (جسم کو) تین دفعہ دھونا۔ فائدہ۔ چوتھی سنت غسل سے پہلے وضو کرنا البتہ اگر پاؤں کے نیچے پانی جمع ہو تو پاؤں پہلے نہیں دھونے چاہئیں۔ پانچویں سنت تمام جسم پر تین دفعہ پانی بہانا ۱۲ ۵ زناں جمع زن بمعنے عورت۔ بافند صیغہ جمع غائب فعل مضارع معروف از بافتن (بننا، گوندھنا) نہ بشگافند صیغہ جمع غائب فعل مضارع منفے معروف از شگافتن (پھاڑنا، کھولنا) ترجمہ۔ وہ عورتیں جو بالوں کو گوندھتی ہیں لائق ہے کہ وہ بالوں کو نہ کھولیں۔ فائدہ۔ عورت اگر بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچا دے تو اس کے لئے یہی کافی ہے کھولنے کی ضرورت نہیں جیسے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے البتہ اگر مرد کے بال گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھولنا ضروری ہے۔ (مراقی الفلاح) ۶ تنگ جڑ۔ ترجمہ۔ بالوں کی جڑوں میں جب پانی چلائیں تو گندھے ہوئے اسی طرح خشک رہیں ۱۲ ۷ ترجمہ تیسری فصل وضو اور غسل کے پانی کی مقدار کے بیان میں ۱۲ ۸ اسراف فضول خرچی، بے انداز خرچ کرنا۔ ماء پانی۔ مجانی مفت "ماء مجانی" ترکیب توصیفی۔ وَلَا تُسْرِفُوا فضول خرچی نہ کرو۔ ترجمہ۔ مفت پانی کو ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کر جبکہ تو "ولا تسرفوا" (فضول خرچی نہ کرو) پڑھتا ہے۔ فائدہ۔ وَلَا تُسْرِفُوا میں مفعول محذوف ہے یعنی کسی چیز میں فضول خرچی نہ کرو لہٰذا پانی اگرچہ مفت ہی ملے پھر بھی ضرورت سے زیادہ خرچ نہیں کرنا چاہیئے ۱۲ ۹ تلف پہلے دونوں حرفوں پر فتحہ ہے، ضائع کرنا۔ روا جائز۔ خطا غلطی۔ ترجمہ۔ جب پانی کا ضائع کرنا جائز نہ ہوگا تو عمر کا ضائع کرنا غلطی کے علاوہ کچھ نہ ہوگا۔ فائدہ۔ بطور نصیحت فرماتے ہیں کہ جو پانی پر کچھ خرچ نہیں آتا پھر بھی اس کا ضائع کرنا جائز نہیں تو عمر جو کسی قیمت پر مزید حاصل نہیں کی جا سکتی تو اس کا ضائع کرنا کب جائز ہوگا ۱۲

۱؎ من سیر۔ نیم آدھا۔ ترجمہ۔ پانی وضو میں ڈیڑھ سیر ہے غسل کے لئے چار سیر کی تعلیم ہے۔ فائدہ۔ تحفۃ النوشید شرح نام حق) اور شرح مولانا محمد گنگوہی میں ہے کہ یہ تعیین ایسی نہیں جس سے کمی زیادتی نہ ہو سکے انتہیٰ مصنف کے قول "ہست ایں احتیاط در خانہ" سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ احتیاطاً کم از کم پانی اتنی مقدار میں خرچ کیا جائے۔ مراقی الفلاح میں ہے کہ وضو اور غسل میں پانی کی مقدار معین نہیں ہے صرف اتنا ضروری ہے کہ ضرورت سے کمی یا زیادتی نہیں ہونی چاہیئے ۱۲ ۲؎ نیمن نیم من کا مخفف ہے کیونکہ فارسی کا قاعدہ ہے کہ جب پہلے کلمے کا آخری حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف ایک ہو تو پہلے کلمے کا آخری حرف بطورِ تخفیف حذف کر دیا جاتا ہے۔ ترجمہ۔ وضو میں آدھے سیر سے استنجا کر ہاتھ اور منہ کیلئے آدھے سیر کو رکھ ۱۲ ۳؎ بداں دراصل "باآں" تھا الف کو دال سے تبدیل کر دیا گیا۔ شوید صیغہ واحد غائب فعل مضارع معروف از شستن (دھونا) ترجمہ۔ پھر اس آدھے سیر سے جو باقی بچتا ہے پاؤں دھوئے اور جو کچھ کہ جانتا ہے۔ فائدہ۔ یعنے وضو کے لئے ڈیڑھ سیر پانی تھا آدھے سیر سے استنجا کر لیا اور آدھے سیر سے منہ اور ہاتھ دھو لئے تو باقی آدھ سیر سے پاؤں دھوئے کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے، سر کا مسح کرے ۱۲ ۴؎ ہمچنیں اسی طرح۔ ریز صیغہ واحد حاضر فعل امر از ریختن (ڈالنا) دو من نیم دو من اور آدھا یعنی اڑھائی سیر۔ ترجمہ۔ اسی طرح غسل کا طریقہ حاصل کر، ڈھائی سیر اپنے سر پر بہا۔ فائدہ۔ غسل کے لئے چار سیر پانی تھا غسل سے پہلے وضو کرنے پر ڈیڑھ سیر خرچ ہو گیا باقی ڈھائی سیر کو سر پر ڈالا جائے تاکہ تمام جسم پر بہہ جائے ۱۲ ۵؎ پیمانہ اندازہ۔ ترجمہ۔ یہ احتیاط گھر میں ہے جہاں پانی اندازے کا ہو ۱۲ ۶؎ خواجہ سردار۔ لب کنارہ۔ جو نہر۔ ترجمہ۔ اور اگر اے سردار تو نہر کے کنارے پر ہے تو جو کچھ بھی دھوئے فضول خرچی نہیں ہے ۱۲ فائدہ۔ استعمال شدہ پانی اگر واپس نہر میں چلا جاتا ہو تو یہ فضول خرچی نہیں کیونکہ پانی واپس نہر میں پہنچ جاتا ہے تاہم نعمت کے ضائع ہونے کا خیال لازمی ہے اور اگر استعمال کے بعد پانی نہر میں نہ جائے تو اس صورت میں زیادہ استعمال کرنا فضول خرچی شمار ہو گا ۱۲ ۷؎ چہارم باب ان چیزوں کے بیان میں جو غسل کو واجب کرتی ہیں۔ ۸؎ آموزی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع معروف از آموختن (سیکھنا سکھانا)۔ جد پہلے حرف پر کسرہ کوشش۔ جہد پہلے حرف پر ضمہ اور فتحہ دونوں درست ہیں۔ دل سوزی پیار، ہمدردی، دل جلانا، تکلیف برداشت کرنا۔ ترجمہ۔ اگر تو چاہتا ہے کہ شریعت سیکھے تو تجھے کوشش، محنت اور دل سوزی (تکلیف برداشت کرنی چاہیئے۔ فائدہ۔ چونکہ عام لوگ غسل کو واجب کرنے والی چیزوں کے کہنے سننے میں شرم محسوس کرتے ہیں اس لئے حضرت مصنف پہلے ہی سے یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ شرم ناجائز کاموں میں ہونی چاہیئے جائز اور ضروری باتوں میں شرم کا کیا مطلب؟ ۹؎ ملال پریشانی۔ ترجمہ۔ وہ چیز کہ اس کے متعلق سوال ہو گا لائق نہیں کہ پریشانی ہو۔ فائدہ۔ وہ ضروری چیز کہ جن کے متعلق قیامت میں سوال ہو گا آج انہیں جان کر ان پر عمل کرنا چاہیے تاکہ کل قیامت کے دن پریشانی نہ ہو۔

در وضو آب یک من و نیم است ۔۔۔ غسل را چار من بہ تعلیم است
در وضو کن بہ نیم من استنجا ۔۔۔ دار مردست و روئے نیمن را
پس بداں نیم من کہ می ماند ۔۔۔ پائے شوید ہر آنچہ می داند
ہمچنیں گیر غسل را تعلیم ۔۔۔ بر سر خویش ریز دو من نیم
ہست ایں احتیاط در خانہ ۔۔۔ کہ بود آب تو بہ پیمانہ
ور تو اے خواجہ بر لب جوئے ۔۔۔ نیست اسراف ہر چہ میشوئی

باب چہارم در بیان آنچہ غسل را واجب کند

گر تو خواہی کہ شرع آموزی ۔۔۔ بایدت جد و جہد و دل سوزی
آنچہ از وے سوال خواہد بود ۔۔۔ نہ سزد گر ملال خواہد بود

۱؎ ترجمہ۔ کام کی حقیقت کے طلب کرنے میں اللہ تعالیٰ سے شرم رکھ (کسی) اور سے شرم نہ رکھ۔ فائدہ۔ شرعی مسائل کے دریافت کرنے میں کسی سے شرم نہ رکھ بلکہ اللہ تعالیٰ سے شرم رکھ کہ اس نے ہمیں علماء سے ان چیزوں کے دریافت کرنے کا حکم دیا ہے جن کا ہمیں علم نہ ہو ارشادِ باری تعالیٰ ہے فَاسْئَلُوْٓا اَہْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۲؎ ترجمہ۔ غسل پانچ چیزوں سے فرض ہوتا ہے، مرد اور عورت پر قرض کی طرح (ضروری) ہوتا ہے ۱۲ ۳؎ حیض وہ عورت جو بالغہ ہو بیمار اور سن ایاس (پچپن سال) کو نہ پہنچی ہو، حاملہ بھی نہ ہو اسے جو خون رحم سے آئیگا حیض کہلائے گا بشرطیکہ ولادت کے بعد نہ ہو۔ اس کی مدت کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ نفاس وہ خون جو بچے کی پیدائش کے بعد رحم سے خارج ہو۔ ترجمہ۔ عورت جب حیض و نفاس سے پاک ہو تو اس پر شریعت اور عقل کی رو سے غسل واجب ہوتا ہے۔ فائدہ۔ حیض و نفاس کی صورت میں نماز، روزہ، قرآن کریم کی آیت کا پڑھنا، قرآن مجید کی آیت کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف وغیرہ حرام ہیں البتہ روزے کی قضا ہو گی نماز کی نہیں۔ تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ اور ولادت کی صورت میں چالیس دن سے زیادہ جو خون آئے گا استحاضہ کہلائے گا استحاضہ والی عورت اور جسے دائمی نکسیر ہو یا سلسل البول کی بیماری ہو یہ سب وقت کے لئے وضو کر کے نماز ادا کریں گے۔ ۴؎ مدام ہمیشہ۔ ترجمہ۔ جس عورت کے دن گم ہو جائیں وہ ہمیشہ ہر نماز کے لئے غسل کرے گی فائدہ۔ جس عورت کو بیماری یا حمل کی وجہ سے ایک عرصہ تک حیض نہ آئے اور پھر مسلسل خون شروع ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ اسے کتنے دن اور کن تاریخوں میں حیض آتا تھا تو اسے سوچ بچار کرنی چاہیے جن دنوں کے متعلق سمجھے کہ یہ حیض کے دن ہیں نماز نہ پڑھے اور جن دنوں کے متعلق سمجھے کہ یہ استحاضہ کے دن ہیں تو ہر وقت کے لئے وضو کر کے نماز ادا کرے اور اگر اسے شک واقع ہو جائے کہ کون سے دن حیض کے ہیں اور کون سے استحاضہ کے تو ہر نماز کے لئے غسل کر کے نماز ادا کرے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا دیدے (اس مسئلے کی پوری تفصیل طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ملاحظہ ہو) ۱۲ ۵؎ ذکر پہلے دونوں حرفوں پر فتحہ ہے آلہ تناسل۔ مراد حشفہ ہے۔ وہ حصہ جس سے ختنہ کر کے چمڑہ اتار دیا جاتا ہے۔ اندام زن عورت کا عضو (شرمگاہ اگلی جانب ہو یا پچھلی) نہاں پوشیدہ۔ ترجمہ۔ جب مرد کا آلہ تناسل اس طرح ہو جائے کہ عورت کی شرمگاہ میں پوشیدہ ہو جائے ۱۲ ۶؎ ترجمہ۔ اس حال کی وجہ سے ان دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ اس حال سے انہیں انزال نہ ہو۔ فائدہ۔ دونوں مصرعوں میں ضمیر "ش" مرد اور عورت کی طرف بتاویل کل واحد راجع ہے یعنے عورت کی کسی جانب حشفہ غائب ہو جانے سے دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے منی خارج ہو یا نہ ہو۔ ۷؎ جنابت منی کا اپنی جگہ سے نکلنا مرد سے ہو یا عورت سے۔ مدار پہلے حرف پر فتحہ ہے اصل، گھومنے کی جگہ۔ ترجمہ۔ اے بخشش کی بنیاد! جنابت بھی مرد اور عورت پر غسل واجب کرتی ہے فائدہ۔ منی کو دکر بیداری میں نکلے یا نیند میں ہر صورت غسل کو واجب کر دیتی ہے ۱۲ ۸؎ ترجمہ۔ پانچواں باب تیمم کے بیان میں۔ فائدہ۔ پانی استعمال نہ کر سکنے کی صورت میں مخصوص طریقہ سے مٹی سے طہارت حاصل کرنے کو تیمم کہتے ہیں، چونکہ تیمم وضو کا خلیفہ ہے اس لئے اسے وضو کے بعد ذکر کیا ۱۲ ۹؎ میدہم مسکین کے معنے میں بیان کرتا ہوں۔ بدانش عقل اور سمجھ کے ساتھ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بداں بمعنی امر ہو اب بار مکسورہ ہو گی اور "ش" ضمیر مفعول اور بدانش جملہ معترضہ ہو گا۔ ترجمے میں یہی معنے ملحوظ ہے۔ عرض [illegible]

در طلب کردن حقیقت کار ۔۔۔ از خدا شرم دار و شرم مدار
غسل از پنج چیز فرض شود ۔۔۔ بر زن و مرد ہمچو قرض شود
چوں شود پاک زن ز حیض و نفاس ۔۔۔ غسل واجب شود ز شرع و قیاس
ہر زنے را کہ گم شود ایام ۔۔۔ غسل باید بہ ہر نماز مدام
مرد را چوں ذکر چناں گردد ۔۔۔ کہ در اندام زن نہاں گردد
غسل واجب شود از آں حالش ۔۔۔ گرچہ زیں حال نیست انزالش
غسل واجب کند جنابت ہم ۔۔۔ بر زن و مرد اے مدارِ کرم

باب پنجم در بیان تیمم

چار چیز است در تیمم فرض ۔۔۔ میدہم مر ترا بدانش عرض

[illegible]

نیت و قصد خاک اے سرور — خاک از جائے پاک اے مہتر

نیت این است گر نمیدانی — کہ نمازت مباح گردانی

چوں زدی ہر دو پنجہ بر خاک — پس بمالش بروئے گردی پاک

پس دگر بار پنجہ زن بر حال — ہر دو ساعد بمرفقین بمال

در تیمم فریضہ این چار است — کہ ترا زیں چہار ناچار است

نزد ما شرط نیست استیعاب — در تیمم تو نکتہ را دریاب

ہر چہ آں ناقض وضو باشد — ناقض اندر تیمم او باشد

وانکہ قادر شود بر آبِ طہور — زو شود در زماں تیمم دور

؎ قصدِ خاک مرکب اضافی مٹی کا ارادہ یمسر فر رسردار - مہتر سردار - ترجمہ - نیت اور مٹی کا ارادہ اے سردار، مٹی پاک جگہ سے اے سردار، فائدہ - تیمم کا پہلا فرض نیت دوسرا فرض پاک مٹی کا ارادہ ہے - مسئلہ ۱ - پلید جگہ پر تیمم جائز نہیں اگرچہ پلیدی کا اثر زائل ہو چکا ہو - ؎ مباح جائز - ترجمہ - اگر تو نہیں جانتا کہ نیت کیا ہے، تو نیت یہ ہے کہ تو اپنی نماز جائز کرے - فائدہ - نیت دل کا فعل ہے لیکن اگر زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے - نیت اس طرح بھی کی جا سکتی ہے کہ "میں طہارت کی نیت کرتا ہوں" اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ میں اپنی نماز کو جائز کرنے کی نیت کرتا ہوں۔ نور الایضاح میں ہے کہ نیت تیمم کے لئے شرط ہے ۱۲ ؎ بمال صیغہ واحد حاضر فعل امر از مالیدن (ملنا) ترجمہ - جب تو نے دونوں ہاتھوں کو زمین پہ ملا تو انہیں منہ پر مل تاکہ تو پاک ہو جائے - فائدہ - ہاتھوں کا منہ پر ملنا فرض ہے لیکن زمین پہ ہاتھ مار کر انہیں جھاڑ لینا چاہیئے ۱۲ ؎ ساعد کلائی - مرفقین تثنیہ مرفق کہنی - ترجمہ - پھر اسی وقت ہاتھوں کو زمین پہ) مار (اور) دونوں کلائیوں پر کہنیوں سمیت مل - فائدہ - "بر حال" وزنِ شعری پورا کرنے کے لئے ہے ورنہ موالات شرط نہیں ہے - بازوؤں پر ہاتھوں کو ملنا بھی فرض ہے ۱۲ ؎ ناچار خلاصی نہیں - ترجمہ - تیمم میں یہ چار فرض ہیں کہ تجھے ان سے خلاصی نہیں - فائدہ تیمم میں صرف دو رکن ہیں ہاتھوں منہ پر ملنا اور کلائیوں پر - ان کے علاوہ شرائط ہیں ؎ استیعاب احاطہ کرنا - نکتہ باریکی، بہترین بات - دریاب صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن (پالینا) ترجمہ - ہمارے نزدیک تیمم میں احاطہ شرط نہیں تو اس نکتے کو حاصل کر لے - فائدہ - ظاہر الروایہ میں ہے کہ منہ اور بازوؤں کا کہنیوں سمیت احاطہ شرط ہے یہی صحیح ہے اور اسی پر فتوے ہے لہذا انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اسے اتار کر مسح کرنا ضروری ہے اور انگلیوں کے درمیان بھی مسح ضروری ہے (مراقی الفلاح) حضرت مصنف نے وہ روایت نقل کی ہے جس پر فتوے نہیں ہے ۱۲

؎ ناقض توڑنے والی چیز - ترجمہ - جو چیزیں وضو کو توڑنے والی ہیں تیمم کو توڑنے والی (بھی) وہی ہوں گی - فائدہ - نواقضِ وضو کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے انہی سے تیمم بھی ٹوٹ جائے گا ۱۲ ؎ طہور پاک کرنے والا - ترجمہ - اور جو شخص پاک کرنے والے پانی پر قادر ہو اس سے اسی وقت تیمم دور ہو جائے گا - فائدہ - نواقضِ وضو کے علاوہ اس صورت میں بھی تیمم جاتا رہے گا کہ تیمم کرنے والے کو پاک کرنے والا پانی مل جائے اور وہ اس کے استعمال پر قادر ہو - مسئلہ ۱ - کنواں موجود ہے لیکن پانی نکالنے کا سامان نہیں، یا وہاں دشمن یا درندے کا خطرہ ہے ان صورتوں میں تیمم روا ہو گا - اسی طرح اگر پینے کے لئے پانی کی ضرورت ہو یا نمازِ جنازہ نمازِ عید کے فوت ہونے کا خوف ہو تو بھی پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز ہو گا ۱۲

؎ ترجمہ - جو شخص پانی سے ایک میل دور ہو یہ تیمم اس کے لئے پاک کرنے والا ہو گا - فائدہ - میل کی مقدار آئندہ اشعار میں بیان کی جائے گی - مسئلہ - پانی موجود ہو لیکن اس کے استعمال سے مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہو یا سخت سردی کی وجہ سے کسی عضو کے ضائع ہو جانے یا مرض کے پیدا ہو جانے کا خطرہ ہو تو بھی تیمم کیا جا سکتا ہے ۱۲ ؎ نارَوا ناجائز - قیل کلام، گفتگو - ترجمہ - اور اگر پانی ایک میل سے کم (دور) ہو تو تیمم کے ناجائز ہونے میں کوئی کلام نہیں ۱۲ ؎ ثلث تیسرا حصہ - فرسنگ تین میل، عربی میں اسے فرسخ کہتے ہیں - فرہنگ ادب، عقل اور بصیرت - ترجمہ - شریعت میں میل فرسنگ کا تیسرا حصہ ہے اگر تجھے عقل اور بصیرت ہے ۱۲ ؎ اُشتر پہلے اور تیسرے حرف پر ضمہ ہے (غیاث اللغات) اونٹ - راہوار درمیانی چال اور درمیانی چال چلنے والا - ترجمہ - فرسنگ کا تیسرا درمیانی چال چلنے والے اونٹ کے چار ہزار قدم ہیں - فائدہ - اونٹ کا ایک قدم عام آدمی کے ڈیڑھ ہاتھ کے برابر ہے ۱۲ ؎ ترجمہ - چھٹا باب نماز کے بیان میں جو کہ چار فصلوں پر مشتمل ہے - پہلی فصل نماز کے فرضوں کے بیان میں - ؎ لطیفہ نیکی، پاکیزہ اور نازک چیز - مقتدا پیشوا - ابو حنیفہ

ہر کہ میلے ز آب دور بود — ایں تیمم ورا طہور بود

ور بود آب کمتر از میلے — نیست در نارَوا ایش قیلے

میل در شرع ثلثِ فرسنگ است — گر ترا دانش است و فرہنگ است

ثلثِ فرسنگ ہست چار ہزار — از قدمہائے اُشترِ راہوار

بابِ ششم در بیانِ نماز کہ مشتمل است بر چہار فصل

فصلِ اول در بیانِ فریضہائے نماز

ہر کہ او طالبِ لطیفہ بود — مقتدا ایش ابو حنیفہ بود

او در اسلام صوفی و صافی — در شریعت وفی و ہم وافی

بشنو از من بیانِ مذہبِ او — زانکہ صافی تر است مشربِ او

ضبط کن ایں دو شش فریضہ کنوں — شش درونِ نماز و شش بیروں

امام الائمہ مالک الازمہ سراج الامہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعین میں سے ہیں آپ کے مقلدین حنفی کہلاتے ہیں آپ کی حدیث دانی، اجتہاد، ذکاوت اور تقویٰ و پرہیزگاری کا دوسرے مسالک کے بڑے بڑے علماء نے اعتراف کیا ہے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ جب بغداد شریف میں آپ کے مزارِ اقدس پہ حاضر ہوئے تو صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھی اور فرمایا صاحبِ قبر سے حیا کرتے ہوئے میں نے اپنے مذہب پر عمل نہیں کیا - ترجمہ - جو شخص پاکیزگی کا طالب ہو اس کے پیشوا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے ۱۲ ؎ صوفی جو شخص اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو اور اپنے دل کو غیر حق سے پاک رکھے - صافی صاف جس میں کسی قسم کا کدورت نہ ہو - وفی کامل (غیاث) "وفی" فعیل بمعنی فاعل ہے فاسکھا یواہ - وافی کافی - ترجمہ - آپ اسلام میں صوفی اور صاف تھے (اور) شریعت میں کامل اور کافی تھے - فائدہ - یعنی آپ شریعت و طریقت کے جامع البحرین تھے ۱۲ ؎ بشنو صیغہ واحد حاضر فعل امر از شنیدن (سننا) - مذہب طریقہ دین - مشرب مذہب - ترجمہ - مجھ سے آپ کے مذہب کا بیان سن کیونکہ آپ کا مذہب بہت ہی صاف ہے - فائدہ - یعنی آپ کے مذہب میں عقلی نقلی اور قرآن و حدیث کی کامل موافقت پائی جاتی ہے ۱۲ ؎ ضبط محفوظ، یاد - کنوں اب - درون اندر - بیرون باہر - ترجمہ - اب توبارہ فرض یاد کر، چھ نماز کے اندر اور چھ باہر - فائدہ - "دوازدہ" کی بجائے "دو شش" اس لئے کہا کہ یہ فرائض مختلف تھے - چھ فرضوں کی ادائگی نماز سے پہلے ضروری ہے اور چھ فرضوں کی ادائگی نماز میں ضروری ہے ۱۲

سلہ نوا۔ تازگی، اطمینان۔ ترجمہ۔ تاکہ تیری نماز اطمینان کے ساتھ ہو تیرے فرض اور نفل نماز جائز ہوں۔ فائدہ۔ جسے نماز کے فرائض کا علم ہوگا وہ انہیں ادا کرلے گا تو اس کی نماز اطمینان سے ادا ہو جائے گی ورنہ پریشانی رہے گی کہ کہیں کوئی فرض رہ تو نہیں گیا ۱۲ سلہ عرض پیش کرنا۔ سامنے رکھنا۔ موضع جگہ۔ ترجمہ۔ وہ چیزیں کہ نماز سے باہر ابھی فرض ہیں (تیرے) سامنے رکھتا ہوں کیونکہ پیش کرنے کی جگہ ہے ۱۲ سلہ نیت ارادہ طہارت جسم کو حقیقی اور حکمی نجاست سے پاک کرنا اور کپڑوں کا پاک کرنا۔ پوشش ڈھانپنا عورت جسم کا وہ حصہ جسے پوشیدہ رکھنا ضروری ہے مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر زانو کے نیچے تک یعنی زانو عورت میں داخل ہے ناف داخل نہیں۔ آزاد عورت کا تمام جسم چہرے اور ہاتھوں کے سوا عورت ہے (درمختار) مکانِ طہیر مرکب توصیفی پاک جگہ۔ ترجمہ۔ نیت، طہارت، تکبیر (تحریمہ) عورت کا ڈھانپنا اور پاک جگہ ہے۔ فائدہ۔

تا نمازِ تو بانوا گردد	فرض و نفلت ہمہ روا گردد
آنچہ بیروں کنوں ترا فرض است	عرض دارم کہ موضعِ عرض است
نیت است و طہارت و تکبیر	پوششِ عورت و مکانِ طہیر
غم اسلام بایدت خوردن	روئے ہم سوئے قبلہ آوردن
شش دگر در اندرونِ نماز	فرض گیر و نماز کن بہ نیاز
آں قیام و قرأت است و رکوع	قعدۂ آخرین و سجدہ بخضوع
پس بروں آمدن فریضہ شناس	از نماز اے مدارِ عقل و قیاس

نیت دل کا فعل ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ زبان سے بھی کہے۔ فرائض میں تعیین بھی ضروری ہے، مثلاً یوں کہے کہ "میں نے آج کی ظہر کی نماز یا فجر کی نماز کا ارادہ کیا ۱۲ سلہ ترجمہ۔ اسلام کا غم کھانا چاہیئے اور منہ قبلہ شریف کیطرف کرنا چاہیئے۔ فائدہ۔ اگر کسی کو سمتِ قبلہ کا پتہ نہ ہو اور بتانے والا بھی کوئی نہ ہو تو اندازہ کرکے جس طرف غالب گمان ہو نماز ادا کرے ۱۲ پہلا مصرعہ شعر پورا کرنے کیلئے بڑھایا گیا ہے ورنہ اس جگہ اصل مقصود دوسرا مصرعہ ہے، شہ ترجمہ۔ دوسرے چھ فرض جو نماز کے اندر ہیں یاد کر اور نماز عاجزی سے ادا کر ۱۲ سلہ قیام کھڑا ہونا۔ قرأت قرآن مجید کا پڑھنا۔ قعدۂ آخرین نماز کے آخر میں بیٹھنا خضوع عاجزی۔ ترجمہ۔ وہ (فرائض) کھڑا ہونا، قرآنِ مجید کا پڑھنا، رکوع، آخر میں بیٹھنا اور عاجزی کا سجدہ کرنا ہیں۔ فائدہ۔ اگر طاقت ہو تو فرائض اور فرض کے ملحقات مثلاً نذر اور فجر کی سنت میں کھڑا ہونا ضروری ہے نفل بیٹھ کر بھی ادا کیے جا سکتے ہیں اور خاص طور پر الحمد شریف اور سورۃ کا پڑھنا واجب ہے آخر میں بیٹھنا فرض اور التحیات پڑھنا واجب ہے ۱۲ شہ ترجمہ۔ پھر نماز سے باہر آنا فرض پہچان اے دانائی اور عقل کی اصل و بنیاد۔ (فائدہ۔ صحیح یہ ہے کہ اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے باہر آنا فرض نہیں ہے ۱۲ در المختار)

سلہ ترجمہ۔ دوسری فصل نماز کے واجبوں کے بیان میں ۱۲ سلہ ترجمہ۔ نمازوں کے واجب سات ہیں کیونکہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے) اسی طرح ثابت ہوا ہے ۱۲ سلہ فاتحہ سورۃ الحمد شریف۔ ضم ملانا۔ سورہ قرآن مجید کا وہ حصہ جس کی ابتدا و انتہا ہو اور اس کا مستقل نام ہو۔ ترجمہ۔ سورۂ فاتحہ قرآن مجید کی سورت کا ملانا (واجب ہیں) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں پڑھ۔ فائدہ۔ حضرتِ مصنف نے اس شعر میں تین واجب ذکر کئے ہیں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا کسی سورۃ کا ملانا، اور انہیں فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں پڑھنا لیکن ان تینوں کو ایک شمار کیا ہے جیسے کہ آئندہ شمار سے ظاہر ہے ۱۲ الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورۃ ملائی جائے یا تین چھوٹی آیتیں پڑھی جائیں یا ایک آیت پڑھی جائے جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو ہر صورت واجب ادا ہو جائیگا ۱۲ سلہ تطوع نفل۔ ضمت میں تا خطاب کے لئے ہے کیونکہ کلام عرب میں ضمت تا کے ساتھ ملانے کے معنے میں استعمال نہیں ہوتا۔ ترجمہ۔ لیکن تو اپنے نفل اور سنت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملا۔ فائدہ۔ نفل، سنت، عیدین اور وتر کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت کا ملانا واجب ہے ۱۲ شہ ترجمہ۔ کیونکہ ان کی آخری رکعتیں پہلی رکعتوں کی طرح ہوں گی۔ (یعنی) سورۂ فاتحہ (کسی اور) سورۃ کے ساتھ ہوگی ۱۲ سلہ بلندی جہری نماز، وہ نمازیں جن میں قرآنِ مجید بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے۔ (مغرب، عشاء اور فجر) آنچہ پست است سری نماز جن میں قرأت آہستہ کی جاتی ہے (ظہر اور عصر) ترجمہ۔ جہری (نمازوں) میں بلند پڑھنا چاہیے اور سری (نمازوں) میں آہستہ پڑھنا چاہیے۔ فائدہ۔ جمعہ، نمازِ فجر، نمازِ تراویح اور رمضان شریف میں وتر کی تمام رکعتوں میں، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں امام کے لئے قرأت بلند آواز سے واجب اور منفرد کے لئے جائز ہے۔ ظہر اور عصر میں قرأت آہستہ واجب ہے۔ آہستہ کی مقدار یہ ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو اسے خود سنائی دے سکے سلہ قعدۂ اول پہلا بیٹھنا۔ تحیات التحیات

فصلِ دُوم در واجباتِ نماز

واجباتِ نماز ما ہفت است	زانکہ از مصطفیٰ چنیں رفت است
فاتحہ، ضمِ سورۂ قرآں	در دوئی اول از فریضہ بخواں
لیک اندر تطوع و سنت	سورہ با فاتحہ بکن ضمت
کاخرینش چو اولیں باشد	سورہ با فاتحہ قریں باشد
در بلندی بلند باید خواند	وانچہ پست است پست باید خواند
قعدۂ اول از وجوبات است	باز در آخریں تحیات است
نیز در وتر شد قنوت عیاں	باز تعدیلِ جملہ ارکاں
لیک در عید واجب افزاید	زانکہ تکبیرِ عید می باید

پڑھنا۔ ترجمہ۔ پہلا قعدہ واجبات سے ہے پھر آخری قعدے میں التحیات پڑھنا ہے ۱۲ شہ قنوت پہلے دو حرفوں پر ضمہ ہے فرمانبرداری، دعا یا کا پڑھنا، خاموشی اور وہ دعا جو وتر میں پڑھی جاتی ہے۔ اس جگہ یہی مراد ہے تعدیل اطمینان سے ادا کرنا۔ ترجمہ۔ نیز وتر میں (دعائے) قنوت ظاہر ہوئی، پھر تمام ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا۔ فائدہ۔ تمام ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا اور وتر میں دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے۔ سلہ عید مسلمانوں کے جشن کا دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) چونکہ یہ دن ہر سال لوٹ کر آتا ہے اس لئے اسے عید کہا جاتا ہے (غیاث) عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی لئے عید کہا جاتا ہے کہ یہ دن مسلمانوں کے لئے ہر سال نئی خوشیاں لاتا ہے مسلمان اس دن اپنے آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش کا ذکر کرتے ہیں، صدقہ و خیرات کرتے ہیں، وعظ و نصیحت کی مجلسیں منعقد کرتے ہیں۔ اس سے ان کے دلوں میں اتباعِ سنت کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔ ترجمہ۔ لیکن عید میں ایک واجب زائد ہے کیونکہ عید کی تکبیریں بھی چاہئیں۔ فائدہ۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں تکبیریں واجب ہیں تین پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے جائیں گے ۱۲

لہ سجدۂ سہو وہ سجدہ جو بھول کی وجہ سے کیا جائے ۱۲ ترجمہ - تیسری فصل سجدۂ سہو کے بیان میں۔ ۲ہ تلاوت قرآن مجید کا پڑھنا۔ یہاں مضاف محذوف ہے دراصل سجدۂ تلاوت تھا۔ قرآن مجید میں چودہ آیتیں ہیں جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اُمم جمع امت گروہ، مذہب، امام و پیشوا۔ ترجمہ - سجدۂ سہو اور سجدۂ تلاوت باتفاقِ مذاہب واجب ہے ۱۲ ۳ہ حبتے یا تعلیم کے لئے یقین سمجھ رند کا مفول آئندہ شعر میں بیان کردن اور عیاں کردن ہے - ترجمہ - (ہر دو شعر) - جو شخص کہ بہت زیادہ سمجھ رکھتا ہے اور اس راہ سے تعلق رکھتا ہے وہ سجدۂ سہو کو بیان کرنا اور مشکل بات کو ظاہر کرنا جانتا ہے ۱۲ ۵ہ تاخیر دیر - ترک چھوڑنا - تقصیر کوتاہی ترجمہ - اگر کوئی شخص فرض کو دیر کر دے یا کوتاہی بھول سے واجب کو چھوڑ دے - فائدہ - فرض رہ جائے تو نماز ہی نہ ہوگی اور اگر واجب کو جان بوجھ کر ترک کیا تو گنہگار ہوگا اور نماز کا لوٹانا واجب ہوگا واجب اگر بھول سے رہ گیا تو سہو کے دو سجدے اس کے لئے کفایت کریں گے ۱۲ ۶ہ ساز کند آراستہ کرے، تیار کرے - جبر پورا کرنا - نقصان کی تلافی - ترجمہ - سجدۂ سہو کو جب ادا کرے تو اس نماز کے نقصان کی تلافی کر دے گا - ۷ہ ترجمہ - اے نمازی دونوں جانب سلام کہہ اس وقت پورا سجدہ ۸ - فائدہ - درمختار وغیرہ میں ہے کہ فقط داہنی جانب سلام پھیر کر سجدۂ سہو ادا کرے، یہی صحیح ہے ۱۲ ۹ہ نعمان امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی ہے بوذر و سلمان، حضرت ابوذر غفاری و حضرت سلمان فارسی

فصلِ سوم در سجدۂ سہو

سجدۂ سہو با تلاوت ہم	واجب آمد باتفاقِ اُمم
داند آں کس کہ حِبتے دارد	واندریں راہ نسبتے دارد
سجدۂ سہو را بیاں کردن	وانچہ مشکل بود عیاں کردن
گر کسے فرض را کند تاخیر	یا کند ترکِ واجب ز تقصیر
سجدۂ سہو اچوں ساز کند	جبرِ نقصانِ آں نماز کند
اے مصلّی بہر دو دست سلام	گوئی وانگہ بیار سجدہ تمام
اینچنین است مذہبِ نعماں	او بہ تقوی چوں بوذر و سلماں
اندر یکے سہو صد، دو سجدہ بس است	شرع آموز گر ترا ہوس است

رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجلہ صحابہ کرام میں سے ہیں - ترجمہ - اس طرح (امام ابو حنیفہ، نعمان ابن ثابت) کا مذہب ہے آپ پرہیزگاری میں حضرت ابوذر غفاری اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرح تھے - فائدہ - گو یہ کتاب حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر ہے - اور آپ کا ذکر اس سے پہلے بھی آ چکا ہے لیکن حضرت مصنف نے کمالِ شوق و اہتمام کی بنا پر آپ کا ذکر دوبارہ کر دیا ہے ۱۲ ۱۰ہ آموز صیغہ واحد حاضر فعل امر از آموختن (سیکھنا) ہوس خواہش، شوق - ترجمہ - ایک بھول ہو یا دس ان کے لئے ایک سجدہ ہی کافی ہے، تو شریعت سیکھ اگر تجھے شوق ہے ۱۲

لہ مہتدی ہدایت والا متقی پرہیزگار صحیح العقیدہ - ترجمہ - جو امام کہ ہدایت والا ہو اس کی بھول مقتدی کی بھول ہوگی - فائدہ - یعنی اگر امام بھول جائے تو مقتدی کو بھی سجدۂ سہو لازم ہوگا کیونکہ وہ امام کے تابع ہے - اس شعر میں اشارہ ہے کہ امام متقی، پرہیزگار اور صحیح العقیدہ ہونا چاہیے نہ کہ فاسق و فاجر اور بدعقیدہ - اگر امام بارگاہِ رسالت کا گستاخ ہو تو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی ۱۲ ۲ہ معتاد معتبر، ترجمہ - مقتدی کو جب بھول واقع ہو جائے تو اسکی بھول معتبر نہیں - فائدہ - مقتدی سے سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کسی پر لازم نہیں نہ مقتدی پر، نہ امام پر ۱۲ ۳ہ ترجمہ، اسکی بھول کو امام لے گا اور اسکی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا - فائدہ - حدیث شریف میں ہے اَلْاِمَامُ لَکُمْ ضَامِنٌ یَرْفَعُ عَنْکُمْ سَہْوَکُمْ وَقِرَاءَ تَکُمْ (مراقی الفلاح) "امام تمہارا ضامن ہے وہ تمہاری بھول اور قراءت کا ذمہ دار ہو جاتا ہے۔" حضرت مصنف نے حسنِ ظن کے طور پر فرما دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول فرمالے گا ورنہ قبولیت کا دار و مدار مشیتِ ایزدی پر ہے - ۴ہ ترجمہ - چوتھی فصل نماز کی سنتوں کے بیان میں ۱۲ ۵ہ بیست بیس، قولی جنہیں پڑھا جائے گا - فعلی جنہیں کیا جائے گا - ترجمہ - نماز میں بیس سنتیں ہیں، دس قولی اور دس فعلی ۱۲ ۶ہ استفتاح ثنا سبحانک اللّٰہم وبحمدک پڑھنا - اعوذ تعوذ، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم (میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں) پڑھنا - فلاح کامیابی ترجمہ - وہ سنتیں جو قولی ہیں (ان میں سے) ثنا ہے، اس کے بعد تعوذ میں کامیابی ہوئی ۷ہ تسمیہ بسم اللہ شریف کا پڑھنا - آمین ایسا ہی ہو - سمع اللّٰہ لمن حمدہ جس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے ۱۲ ترجمہ - اس کے بعد بسم اللہ شریف کا پڑھنا اور آمین ہے، سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہنا دین سے ہے۔

ہر اماے کہ مہتدی باشد	سہو او سہوِ مقتدی باشد
مقتدی را چو سہو افتاد است	سجدۂ سہو ورنہ مُعتاد است
سہوِ او را امام برگیرد	طاعتِ او را خدا بپذیرد

فصلِ چہارم دربیانِ سنتہائے نماز

سنت اندر نماز آمد بیست	دہ ازاں قولیست دہ فعلیست
آنچہ قولیست ہست استفتاح	بعد ازاں ہم تعوذ گشت فلاح
زاں پس تسمیہ است و آمین است	سمع اللہ و گفتن از دین است
سمع اللہ امام پردازد	مقتدی ربنا لک آغازد
باز تسبیح در رکوع و سجود	نیز تکبیر در ہبوط و صعود

فائدہ - آمین کا سورۂ فاتحہ کے آخر میں درمیانی آواز سے کہنا مسنون ہے نہ زیادہ بلند اور نہ بالکل پست، اتنا ہو کہ خود اسے اچھی طرح سنائی دے - رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہنا مسنون ہے ۱۲ ۸ہ پردازد صیغہ واحد غائب فعل مضارع معروف از پرداختن مشغول ہونا، ربنا لک الحمد، اے ہمارے رب تیرے لئے ہی تعریف ہے - آغازد صیغہ واحد غائب فعل مضارع معروف از آغازیدن (شروع کرنا)، ترجمہ - امام "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" میں مشغول ہو اور مقتدی "ربنا لک الحمد" شروع کرے - فائدہ - امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امام "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" اور "ربنا لک الحمد" دونوں کہے، مقتدی صرف ربنا لک الحمد پر اکتفا کرے، تنہا نماز پڑھنے والا رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے اور کھڑا ہو کر "ربنا لک الحمد" کہے - (درمختار) ۹ہ تسبیح پاکیزگی بیان کرنا، سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنا، تکبیر اللہ اکبر کہنا، ہبوط پہلے دونوں حرفوں پر ضمہ ہے نیچے جانا، صعود پہلے دونوں حرفوں پر ضمہ ہے، اوپر چڑھنا - ترجمہ - پھر رکوع اور سجدے میں تسبیح نیز نیچے جاتے ہوئے اور اوپر اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا - فائدہ - رکوع میں تین دفعہ سبحان ربی العظیم کہنا اور سجدے میں تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا سنت ہے ۱۲

فاتحہ در دوئی اخیر از فرض	گیر سنت ولے مگیر از فرض
پس برون آمدن بہ لفظ سلام	نزد ما سنت است در اسلام

سنتہائے فعلی نماز

سنت فعل در نماز دہ است	یاد گیرش اگر ترا شمرہ است
ہست رفع الیدین تا اذنین	وانگہ بر جائے سجدہ دار عین
بعد ازاں دست راست بر چپ	بنہی زیر ناف بہر ادب
ہر زناں را بہ جملہ اقوال	دست بر سینہ بہ بود ہمہ حال
دست بر رکبہ در رکوع بنہ	پشت ہموار دار و کوز منہ
سجدہ آرید در میان دو کف	شکم از ران دور و دست از دف

۱ے مگیر صیغہ واحد حاضر فعل نہی از گرفتن (پکڑنا) - فرض لازم، ضروری - ترجمہ - فرض کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کو سنت جان نہ کہ فرض ۱۲ فائدہ - اگر الحمد شریف کی جگہ تین دفعہ تسبیح کہے یا اتنی دیر خاموش کھڑا رہے تو بھی کچھ حرج نہیں - (درمختار) ۲ے ترجمہ - پھر لفظ سلام کے ساتھ (نماز سے) باہر آنا ہمارے نزدیک اسلام میں سنت ہے - فائدہ - اصح یہ ہے کہ لفظ "السلام" دو دفعہ کہنا واجب ہے (درمختار) ۳ے ترجمہ - نماز کی فعلی سنتیں ۱۲ ۴ے شمرہ پہلے دو حرفوں پر فتحہ ہے (شوق) ترجمہ - نماز میں فعلی سنتیں دس ہیں انہیں یاد کرلے اگر تجھے شوق ہے ۱۲ ۵ے رفع الیدین دونوں ہاتھوں کا اٹھانا - اُذُنَین دونوں کان - آنگہ مخفف آنگاہ - عین آنکھ، نظر - ترجمہ - دونوں ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا ہے اور سجدے کی جگہ نظر رکھنا - فائدہ - ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا فقط تکبیر تحریمہ کے وقت سنت ہے اس کے علاوہ سنت نہیں - عورت تکبیر کے وقت کندھوں تک ہاتھ اٹھائے - قیام کے وقت سجدے کی جگہ کیطرف اور رکوع میں پاؤں کی پشت کیطرف اور سجدے میں ناک کیطرف اور قعدے میں گود کیطرف اور سلام کے وقت کندھے کیطرف نظر رکھنا آداب میں سے ہے -

۶ے راست دایاں - چپ بایاں - ترجمہ - اس کے بعد ناف کے نیچے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر بطور ادب رکھ - فائدہ - زیر ناف ہاتھ باندھنا سنت ہے اسی میں ادب ہے نہ کہ سینے پر باندھنے میں جیسے کہ غیر مقلدین وہابیہ باندھتے ہیں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو، انگوٹھے اور چھنگلی سے کلائی کے گرد دائرہ بنا لیا جائے اور باقی تین انگلیاں بائیں بازو کی کلائی پر ہوں ۱۲ ۷ے ترجمہ - عورتوں کے لئے تمام اقوال علماء بہر حال ہاتھ سینے پر بہتر ہوں گے ۱۲ فائدہ - اسی میں پردہ داری ہے - "ہمہ حال" شعر کی رعایت کے لئے ہے ۱۲ ۸ے رکبہ پہلے حرف پر ضمہ ہے زانو - بنہ صیغہ واحد حاضر فعل امر معروف از نہادن (رکھنا) - پشت کمر - ہموار سیدھی - کوز ٹیڑھی - ترجمہ - رکوع میں ہاتھ زانو پر رکھ، پشت سیدھی رکھ، ٹیڑھی نہ رکھ - فائدہ - رکوع میں انگلیاں پھیلانا اور زانو کو پکڑنا سنت ہے، پشت کو بالکل سیدھا رکھنا سنت ہے، سر بالکل برابر ہونا چاہئے نیچے جھکا ہوا یا اوپر اٹھا ہوا نہیں ہونا چاہئے ۱۲ ۹ے آرید صیغہ جمع حاضر فعل امر از آوردن (لانا) کف ہتھیلی - شکم پیٹ - دف پہلے حرف پر ضمہ ہے (پہلو) - ترجمہ - سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان لاؤ، پیٹ ران سے اور بازو پہلو سے دور ہوں - فائدہ - عورت سجدہ کرتے وقت زمین سے چپک جائے گی کیونکہ اسی میں زیادہ پردہ ہے ۱۲

نیز بر پائے چپ نشست کنی	سر انگشت سوئے قبلہ کنی
باز گرداں نو روئے وقت سلام	بہ یمین و یسار خویش تمام
گر کسے بر تو شبہت اندازد	مستحب را از سنت انگارد
اے دل پر ز نور و ز حکمت	مستحب دور نیست از سنت
بعد ازاں ہر چہ ہست آداب است	یاد گیرش کہ نسخہ کمیاب است

باب ہفتم در رکعات فرائض شبا روزی

آنچہ فرض است در شبا روزی	ہفدہ رکعت بود گر آموزی
دو بہ صبح و چہار پیشین است	چار در وقت عصر تعیین است
سہ بہ شام و چہار در خفتن	زیں نکوتر نمی تواں گفتن

۱ے ترجمہ - نیز تو بائیں پاؤں پر بیٹھ (دامنہ) انگلیوں کا سر قبلہ کیطرف کر - فائدہ - التحیات بیٹھتے وقت مرد کو دایاں پاؤں کھڑا کرکے بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا چاہئے، عورت دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر زمین پر بیٹھے اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہاتھوں اور پاؤں کی تمام انگلیاں قبلہ رخ ہوں ۱۲ ۲ے یمین دائیں جانب - یسار بائیں جانب - ترجمہ - پھیر تو سلام کے وقت منہ کو پوری طرح دائیں اور بائیں جانب پھیر - فائدہ اس وقت نظر دائیں اور بائیں کندھے پر ہونی چاہئے ۱۲ ۳ے شبہت شبہ - انگارد صیغہ واحد غائب فعل مضارع معروف از انگاشتن (گمان کرنا) "مستحب را از سنت انگارد" یعنی یہ گمان کرے کہ مذکورہ بالا سنتوں میں بعض مستحب بھی آگئے ہیں - ترجمہ - اگر تجھ پر کوئی شبہ ڈالے (اور) مستحب کو سنت سے گمان کرے - فائدہ - [illegible] اعتراض ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ مذکورہ بالا سنتوں میں بعض مستحبات بھی ذکر کردئے گئے ہیں مثلاً حالت قیام میں سجدے کی جگہ کیطرف نظر رکھنا حالانکہ اس فصل میں سنتوں کا ہی ذکر ہونا چاہئے تھا (تحفۃ الغوثیہ) جواب آئندہ شعر میں ہے - ۴ے حکمت دانائی - ترجمہ - اے [illegible] دل نور اور سنت سے پر ہے مستحب سنت سے دور نہیں - فائدہ - کیونکہ مستحب وہ فعل ہے جسے نبی اکرم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے بعض اوقات کیا ہو اس کا کرنا فضیلت سے خالی نہیں ۱۲ ۵ے نسخہ پہلے حرف پر ضمہ ہے لکھی ہوئی چیز (غیاث) کمیاب کم ملنے والا - ترجمہ - اس کے بعد جو کچھ ہے آداب ہیں اسے یاد کر کہ کم ملنے والا نسخہ ہے - فائدہ - مثلاً جب امام محراب کے قریب ہو تو اس وقت اٹھنا جب تکبیر کہنے والا "حی علی الفلاح" کہے (نور الایضاح) ۶ے شبا روزی شب و روز کے معنے میں ہے کیونکہ الف واو عاطفہ کی جگہ آتا رہتا ہے (غیاث) "یا" نسبت کیلئے ہے یعنی رات اور دن کی طرف منسوب فرض - ترجمہ - ساتواں باب رات دن کے فرضوں کی رکعتوں کے بیان میں ۱۲ ۷ے ترجمہ - رات دن میں جو فرض ہیں وہ سترہ رکعت ہیں اگر تو سیکھے ۱۲ ۸ے پیشین پہلی - نماز ظہر کیونکہ یہی وہ پہلی نماز ہے جو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے پڑھائی - ترجمہ - دو رکعت صبح کی نماز میں اور چار ظہر میں اور چار عصر میں معین ہیں - فائدہ - یہ دس رکعتیں ہوئیں - ۹ے ترجمہ - تین رکعت مغرب میں اور چار عشاء میں، اس سے بہتر نہیں کہا جاسکتا ۱۲ فائدہ - کل سترہ رکعتیں ہوئیں ۱۲

لہ ترجمہ۔ وتر کو واجبات سے شمار کرتے ہیں، تمام پر ادا کرنا واجب ہے۔ فائدہ۔ وتر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک واجب اور صاحبین (امام ابویوسف اور امام محمد) کے نزدیک سنت ہیں ۱۲ ۲ہ ترجمہ۔ آٹھواں باب دن رات کی مؤکدہ سنتوں کے بیان میں ۱۲ ۳ہ ترجمہ۔ علماء نے بے شبہ کہا ہے کہ بارہ رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔ فائدہ۔ سنتِ مؤکدہ جسے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر ادا کیا ہو ۱۲ ۴ہ گذار، صیغہ واحد حاضر فعل امر از گزاردن (ادا کرنا) ترجمہ۔ چھ رکعت ظہر میں ادا کر اور دو صبح نمازِ فجر میں، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کی نماز میں۔ فائدہ۔ اس شعر میں بارہ سنتوں کا ذکر آگیا ہے چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو فجر سے پہلے، ان کی سب سے زیادہ تاکید ہے، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد ۱۲ ۵ہ خالص مؤکدہ ما خلاصہ۔ صلوات جمع صلوٰۃ (نماز) ترجمہ یہ نمازوں کی خالص سنتیں ہیں

وترّ از واجبات میدانند	بر ہمہ واجب است بگذارند

باب ہشتم در بیان سنتہائے موکدہ شبا روزی

علماء گفتہ اند بے شبہت	ہست سنت دوازدہ رکعت
شش بہ پیشیں گزار و دو بہ سحر	دو پس از شام دو بہ خفتن در
سنتِ خالصِ صلوات این است	آنچہ ہست از مؤکدات این است
غیر ازیں ہر چہ ہست نافلہ است	خواجہ ما امیر قافلہ است

باب نہم در بیان روزہ ماہ رمضان

نیست در حکم شرع گر دانی	روزہ جز قہر نفس شہوانی
از جماع و شراب دور شدن	وز ہمہ خوردنی نفور شدن
فرض داں روزہ را نیت	تا بیابی ز روزہ اُمنیت

وہ سنتیں جو مؤکدہ ہیں وہ یہ ہیں ۱۲ ۶ہ نافلہ زائد۔ سنت غیر مؤکدہ وہ عبادت جو واجب نہ ہو۔ خواجہ سردار۔ امیر پیشوا۔ ترجمہ۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے نفل ہے۔ ہمارے سردار (امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قافلۂ (امت) کے پیشوا ہیں۔ فائدہ۔ عصر اور عشاء سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں ۱۲ ۷ہ رمضان اسلامی مہینوں میں نواں مہینہ ہے رمضان، رمض (جلادینا) سے ماخوذ ہے، چونکہ اس ماہ میں روزے رکھنے سے گناہ جل جاتے ہیں اس لئے اسے رمضان کہا جاتا ہے (طحطاوی) ترجمہ۔ نواں باب ماہِ رمضان کے روزے کے بیان میں ۱۲ ۸ہ قہر سزا۔ شہوانی شہوت والا۔ ترجمہ۔ اگر تو جانتا ہے تو روزہ شہوت والے نفس کی سزا کے علاوہ نہیں۔ فائدہ۔ نفسِ امارہ کے لئے روزہ سزا ہے اسے راہِ راست کیطرف لاتا ہے، کاملین کے لئے ترقی درجات کا ذریعہ ہے ۱۲ ۹ہ شراب وہ رقیق چیز جو پی جائے نفور پہلے حرف پر فتحہ، دوسرے پر ضمہ (بھاگنے والا) ترجمہ۔ جماع اور پینے کی چیز سے دور ہونا اور تمام کھانے والی چیزوں سے گریز کرنے والا ہونا۔ فائدہ۔ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کرکے کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کو روزہ کہتے ہیں (تفصیلی تعریف نور الایضاح میں ملاحظہ ہو) ۱۰ہ اُمنیت الف مضموم نون مکسور اور یا مشددہ مفتوحہ ہے (آرزو، مقصود) ترجمہ۔ روزے کے لئے نیت فرض جان تاکہ تو روزے کا مقصد پالے۔ فائدہ۔ یعنی روزے کا مقصود ثواب اسی وقت حاصل ہوگا جب نیت کی جائے بغیر نیت کے صبح سے شام تک کچھ کھاتے پیتے نہیں تو نہ روزہ ہوگا نہ ثواب ملے گا ۱۲ ٭ ٭ ٭ ٭

لہ نبود کی ضمیر روزے کیطرف راجع ہے۔ ترجمہ۔ روزہ اگر ادا نہ ہو تو قضا میں رات کے سوا روزے کی نیت جائز نہ ہوگی۔ فائدہ۔ یعنی روزہ رمضان اگر ادا نہیں بلکہ قضا ہے تو رات ہی کو نیت کرنی چاہیئے ۱۲ ۲ہ وقتی وہ روزہ جو اپنے وقت معین میں ادا کیا جائے۔ زوال سورج کا نصف النہار سے گزر جانا۔ ترجمہ۔ لیکن وقتی (روزے) اور نوافل کے لئے زوال سے پہلے تک (نیت) جائز ہے۔ فائدہ۔ نفلی روزے اور رمضان شریف کے روزے کے لئے رات کو بھی نیت کی جاسکتی ہے اور نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے دن کو بھی نیت کی جاسکتی ہے۔ یہی حکم نذرِ معین کی ادا کا ہے مثلاً نذر مانی کہ میں ربیع الاول شریف کی بارہ تاریخ کو روزہ رکھوں گا۔ مسئلہ: جہاں دن کو نیت کی جاسکتی ہے وہاں فقط زوال سے پہلے نہیں بلکہ شرعی نصف النہار سے پہلے نیت ضروری ہے ۱۲ ۳ہ ترجمہ۔ یونہی اگر تو خلل نہیں چاہتا تو روزے کی نیت رات کے سوا نہ کر۔ فائدہ۔ یعنی اگرچہ روزۂ رمضان، نذرِ معین اور نفلی روزے کی نیت دن میں نصفِ نہار شرعی سے پہلے کی جاسکتی ہے تاہم بہتر یہی ہے کہ رات ہی کو نیت کرلی جائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ دن کو نیت بھول جائے اور نیت کا وقت ہی گزر جائے تو روزہ ہی نہ ہوسکے گا ۱۲ ۴ہ مگس مکھی۔ پشہ مچھر۔ گلو حلق۔ پدید ظاہر۔ ترجمہ۔ مکھی اور مچھر جب گلے میں اڑا تو تیرے روزے کا نقصان ظاہر نہیں۔ فائدہ۔ یعنی اگر اتفاقاً مکھی یا مچھر اندر چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا

نیتِ روزہ گر ادا نبود،	در قضا جز بہ شب روا نبود
لیک موقتی و نوافل را	تا بہ پیش از زوال ہست روا
ہمچنیں گر خلل طلب نہ کنی	نیتِ روزہ جز بہ شب نہ کنی
مگس و پشہ در گلو چو پرید	نیست نقصانِ روزۂ تو پدید
گر کسے رگ زد و حجامت کرد	می نشاید ورا ملامت کرد
نمک و سرکہ گر زدہاں بچشید	روزہ باقی ست گر فرو نکشید
روزہ باقی بود ولے مکروہ	از کراہت مباش بے اندوہ
ور کنی مسح روغن و سرمہ	بر سر و چشم نیست جرمہ

۵ہ اگر کسی نے نشتر لگوایا یا سینگی لگوائی تو اسے ملامت نہیں کرنی چاہیئے ۱۲ ۶ہ ترجمہ نمک اور سرکہ منہ سے چکھا تو روزہ باقی ہے بشرطیکہ نگل نہ جائے ۱۲ ۷ہ بے اندوہ، بے غرض۔ ترجمہ۔ روزہ (اگرچہ) باقی ہوگا (لیکن) مکروہ (ہوگا)، کراہت سے بے خوف نہ ہونا چاہیئے۔ فائدہ۔ یعنی یہ سوچ کر کہ چکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلا ضرورت کوئی چیز چکھنی نہیں چاہیئے آخر کراہت تو موجود ہے اس سے بھی حتی الامکان بچنا ضروری ہے ۱۲ ۸ہ مسح ملنا، لگانا۔ روغن تیل۔ چشم آنکھ۔ جرمہ گناہ لفظ دراصل جرم ہی ہے پہلے مصرع کی رعایت کے لئے "ہا" کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ ترجمہ۔ اگر تو سر پر تیل اور آنکھوں میں سرمہ لگاتا ہے تو تجھے کچھ گناہ نہیں۔ فائدہ۔ کیونکہ اس سے معدے یا دماغ تک خود کوئی چیز نہیں پہنچتی گو کہ اس کا اثر پہنچ جاتے اور روزہ اسی وقت ٹوٹتا ہے جب خود کوئی چیز معدے یا دماغ تک پہنچ جاتے ۱۲ ٭

له ناں روٹی۔ طفل بچہ۔ می خایند صیغہ جمع غائب فعل حال معروف از خائیدن (چبانا) ترجمہ۔ جو روٹی (عورتیں) بچے کے لئے چباتی ہیں علماء اس میں کیا فرماتے ہیں؟ فائدہ۔ کہ روزہ ٹوٹتا ہے یا مکروہ ہوتا ہے یا کچھ بھی نہیں، جواب اگلے شعر میں ہے ۱۲ ۲ه ترجمہ۔ اگر ضرورت ہو تو جائز ہوگا بلا ضرورت اس طرح کرنا غلطی ہوگا۔ فائدہ۔ یعنی بچہ اگر خود روٹی کھا سکتا ہے یا کسی اور چیز پر گزارہ کر سکتا ہے تو اس کے لئے روٹی کا چبانا غلطی ہے روزہ مکروہ ہو جائے گا، ورنہ جائز ہے ۱۲ ۳ه فراموشی بھول۔ خوری، کھانے اور پینے دونوں کو شامل ہے۔ ہنی طیب، پاکیزہ۔ مری مفید، بے ضرر۔ ترجمہ اگر تو بھول کر (جماع) کرے یا کھالے تو یہ دونوں تیرے لئے پاکیزہ اور بے ضرر ہیں۔ فائدہ۔ روزہ دار بھول کر کھا پی لے یا جماع کر لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر خطاً کوئی چیز اندر چلی گئی مثلاً کلی کرنے لگا تو پانی اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء لازم ہوگی۔ ۴ه ترجمہ۔ تیرا روزہ اسی طرح باقی ہے گو کہ تو سیر ہو چکا ہے یا بھوکا فائدہ۔ یہ لازم ہے کہ جب روزہ یاد آجائے اسی وقت چھوڑ دے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم آجائے گا ۱۲ ۵ه ترجمہ۔ اور اگر کھانا اور کار (جماع) ارادے سے ہے تو قضاء اور کفارہ لازم آجائے گا ۱۲ فائدہ۔ یعنی جب روزہ جاتا رہا تو اس کی قضاء لازم ہوگی اور قصداً کھانے، پینے سے بطور سزا کفارہ بھی لازم ہوگا۔ کفارے کا بیان آئندہ آئے گا ۱۲ ۶ه ترجمہ۔ اگر تو ایسی چیز کھائے جو غذا نہ ہو تو تجھ پر قضاء کے علاوہ کچھ لازم نہ ہوگا۔ فائدہ۔ یعنی ایسی چیز کھانے سے فقط قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں جو نہ تو بطور غذا کھائی جاتی ہو نہ بطور دوا ۱۲ ۷ه سنگ پتھر۔ کلوخ ڈھیلا۔ آہن لوہا۔ روئے کانسی (پنجابی میں اسے کٹ کہتے ہیں) ایک دھات۔ گل سرشوئے گل ارمنی، سر دھونے والی مٹی۔ ترجمہ۔ جیسے کہ پتھر ڈھیلا، لوہا اور کانسی

ناں[1] کہ از بہر طفل می خایند — علماء اندریں چہ می فرمایند؟
گر[2] ضرورت بود روا باشد — بے ضرورت چنیں خطا باشد
بہ[3] فراموشی ار کنی و خوری — ہست ہر دو ترا ہنی و مری
روزہ[4] تست ہمچناں باقی — گر تو سیری و گر تو مشتاقی
ور[5] بقصد است خوردن و کارت — لازم آید قضاء و کفارت
گر[6] خوری آنچہ نہ غذا نبود — بر تو لازم بجز قضاء نبود
ہمچو[7] سنگ و کلوخ و آہن و روئے — نبود زیں قبیل گل سر شوئے
در[8] تطوع اگر شروع کنی — پس برجوع از برائے جوع کنی
تا[9] توانی اداش باید کرد — نزد نعمان قضاش باید کرد

سر دھونے والی مٹی اس قبیلے سے نہ ہوگی۔ فائدہ۔ پتھر، لوہا وغیرہ ان چیزوں کی مثالیں ہیں جو غذا اور دوا کے طور پر استعمال نہیں کی جاتیں، سر دھونے والی مٹی اس حکم میں شامل نہیں کیونکہ اسے شوق سے کھایا جاتا ہے اس لئے اس کا حکم غذا اور دوا کا ہے یعنی اس کے کھانے سے قضاء اور کفارہ لازم ہوگا۔ ۸ه تطوع نفل، رجوع لوٹنا۔ جوع بھوک۔ ترجمہ۔ اگر تو نفل روزہ شروع کرے پھر بھوک کی وجہ سے لوٹنے کا ارادہ کرے ۱۲ ۹ه ترجمہ۔ جب تک تو طاقت رکھتا ہے اسے ادا کرنا چاہئے (اور اگر توڑ دیا) تو امام صاحب کے نزدیک اس کی قضاء کرنی چاہئے ۱۲ فائدہ۔ نفلی روزہ شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے اسے توڑ دیا تو اس کی قضاء لازم و واجب ہوگی ۱۲

له دسواں باب رمضان المبارک کے روزے کے کفارے کے بیان میں ۱۲ ۲ه قصد ارادہ۔ بنہار دن۔ ترجمہ۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر دن میں کھایا، پیا یا جماع کیا ۱۲ ۳ه شصت ساٹھ۔ بندہ غلام۔ ترجمہ۔ تو اسے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہئے یا اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہئے ۱۲ فائدہ۔ روزۂ رمضان کا کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام کھانا دینا چاہئے لیکن جن ساٹھ مسکینوں کو صبح کے وقت دے یا انہی ساٹھ کو شام کے وقت طعام دینا ضروری ہے ورنہ کفارہ ادا نہ ہوگا۔ بہتر صورت یہ ہے کہ بیک وقت ساٹھ مسکینوں کو دو ٹائم کا کھانا دے دیا جائے یا ایک مسکین کو ساٹھ دن صبح و شام کا کھانا دے دیا جائے ۱۲ ۴ه پیاپے پے در پے مسلسل۔ حیات زندگی۔ برخوردار پھل کھانے والا۔ ترجمہ۔ یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے تاکہ تو زندگی سے فائدہ حاصل کرنے والا ہو۔ فائدہ زندگی کا مکمل فائدہ اسی وقت ہے جب کہ اول تو گناہ ہی نہ کرے اور اگر غلطی سے گناہ سرزد ہو گیا ہے تو استغفار کرے، اس کا کفارہ ہے تو اسے ادا کرے ۱۲ اعتراض۔ مصنف حنفی ہیں اور احناف کے نزدیک کفارہ کی ادائیگی میں ترتیب ضروری ہے۔ اول تو غلام آزاد کرے، اسکی طاقت نہ ہو تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھے درمیان میں عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخیں نہ ہوں، یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلائے جب کہ حضرت مصنف کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جسے چاہے ادا کرے ترتیب ضروری نہیں۔ جواب متن میں فقط کفارے کی قسموں کا بیان مقصود ہے ترتیب وہی ہے جو دوسری کتب میں ہے ۱۲ ۵ه ترجمہ۔ تیرے لئے میں نے اتنے مسائل بیان کئے تو انہیں یاد کر کہ میں نے مختصر بیان کئے ۱۲ ۶ه ترجمہ۔ جو شخص اس کتاب کو صدق دل سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ کے فرض، واجب اور نفل جان لے گا ۱۲ ۷ه نود نوے۔ ششصد چھ سو۔ امسال اس سال۔ ترجمہ۔ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے رحلت فرمانے سے

بابِ[1] دہم در بیان کفارۂ روزۂ رمضان المبارک

گر[2] کسے قصد کرد در خوردن — بہ نہار و مجامعت کردن
شصت[3] مسکین طعام باید داد — یا یکے بندہ کردنش آزاد
یا[4] دو ماہ روزہ را پیاپے دار — تا شوی از حیات برخوردار

خاتمہ

از برائے[5] تو ایں قدر گفتم — یاد گیرش کہ مختصر گفتم
ہر کہ[6] ایں را بصدق می خواند — واجب و فرض و نفل حق داند
نود[7] و سہ رفت و ششصد سال (۶۹۳) — از وفات رسول تا امسال
نیمہ[8] از جمادی الاولیٰ — بود کایں نظم گشت مستکمل
رحمت[9] حق نثار خوانندہ — باز گوئندہ و رسانندہ

اس سال تک چھ سو ترانوے سال گزر چکے ہیں ۱۲ ۸ه نیمہ نصف۔ جمادی الاولیٰ اسلامی مہینوں میں سے چھٹا مہینہ۔ غیاث اللغات میں ہے کہ جمادی پہلے حرف پر ضمہ، دال پر فتحہ اور آخر میں الف مقصورہ ہے د منجد ثرف (چونکہ یہ صیغہ واحد مؤنث صفت مشبہ ہے اس لئے اس کی صفت اُولیٰ آنی چاہئے تاکہ موصوف و صفت تانیث میں برابر ہو جائیں یہ جو عام طور پر جمادی الاول پڑھا جاتا ہے غلط ہے۔ جب اسلامی مہینوں کے نام رکھے گئے تو یہ ماہ ان دنوں میں واقع ہوا جب پانی جم جاتا ہے، اس لئے اسے جمادی الاولیٰ کہا گیا۔ ترجمہ۔ جمادی الاولیٰ کا نصف تھا کہ یہ نظم مکمل ہو گئی ۱۲ ۹ه خوانندہ، گوئندہ اور رسانندہ تینوں اسم فاعل ہیں۔ اسم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل امر بنا کر اس کے آخر میں لفظ "ندہ" زائد کر دیا جائے ۱۲ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت پڑھنے والے، کہنے والے (مصنف) اور پہنچانے والے (مدرس) پر۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت فدا ہو۔ فائدہ۔ طالب علم کو رغبت دلانے کے لئے سب سے پہلے "خوانندہ" (پڑھنے والے) کا ذکر کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اللهم اغفر لنا ولجميع المؤمنين خصوصاً لمصنف هذا الكتاب العلامة شرف الدين البخاری رحمه الله تعالیٰ ووفقنا لما تحب وترضاه وصلّ علی حبيبك محمد وعلی آله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

۲۲ صفر المظفر ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۷۰ء کو یہ تحریر مکمل ہوئی۔

شرف ملت، علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تصانیف اور تراجم

مطالع المسرات

﴿شرح دلائل الخیرات﴾

دلائل الخیرات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں پیش کئے جانے والے درود وسلام کا وہ مقدس مجموعہ جسے پوری دنیا میں انتہائی عقیدت واحترام سے پڑھا جاتا ہے علامہ محمد مہدی فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "مطالع المسرات" کے نام سے اس کی عظیم الشان شرح لکھی جو علم وفضل اور عشق ومحبت کا بیش بہا خزانہ ہے، اردو میں اس کا سلیس ترجمہ پہلی بار منظر عام پر۔ قیمت=/350

عقائد ونظریات

ترجمہ ﴿من عقائد اھل السنۃ﴾

اہل سنت وجماعت کے بعض عقائد کتاب وسنت اور ارشادات سلف صالحین کی روشنی میں اس وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ اس کے مطالعہ کے بعد صرف اتنی ضرورت رہ جاتی ہے کہ قاری اپنے دل سے پوچھے کہ حق اور سچ کیا ہے؟ اور "البریلویہ" نامی کتاب میں احسان الٰہی ظہیر کے اٹھائے ہوئے شکوک وشبہات کی حیثیت کیا ہے۔؟

تعارف فقہ وتصوف

ترجمہ تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف

پیش نظر کتاب میں شیخ محقق امام اہل سنت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فقہ وتصوف کے حسین امتزاج، ظاہر وباطن کی ہم آہنگی اور فقہاء وصوفیہ کے درمیان مصالحت کی قابل قدر کوشش کی ہے، اگر آج کے فقہاء تصوف سے آشنا اور صوفیہ فقاہت کے حامل ہوں تو معاشرہ میں صالح انقلاب آسکتا ہے ممدوح مترجم نے اس کا رواں دواں ترجمہ کیا ہے۔

اسلامی عقائد

ترجمہ ﴿ادلۃ اھل السنۃ والجماعۃ﴾

عالم اسلام کے نامور فاضل علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی (کویت) کی تصنیف لطیف کا ترجمہ جس میں عظمت ومقام مصطفیٰ ﷺ، توسل، تبرک، میلاد شریف وغیرہ مسائل پر فاضلانہ گفتگو کے ساتھ سنت اور بدعت کا صحیح مفہوم بیان کیا گیا ہے، علامہ سید محمد علوی مالکی اور شیخ عبداللہ بن منیع (نجدی) کے درمیان زیر بحث آنے والے اسلامی عقائد ومعمولات پر محققانہ تبصرہ۔

مکتبہ قادریہ، لاہور، کی مطبوعات

غیر درسی کتب		درسی کتب	
اسلامی عقائد	95/=	انتخاب	40/=
اقامۃ القیامۃ	33/=	بدائع منظوم	18/=
باغی ہندوستان	120/=	پندنامہ	18/=
بساتین الغفران (عربی)	250/=	تحفہ نصائح	36/=
پاکستان بنانے والے علماء ومشائخ	72/=	جواہر المنطق	30/=
تذکار شرف	45/=	صرف بھترال	36/=
تذکرہ محدث دکن	300/=	علم التجوید	18/=
تعارف فقہ وتصوف	120/=	عقائد ومسائل (اردو)	33/=
زندہ جاوید خوشبوئیں	66/=	فارسی قاعدہ	9/=
عقائد ونظریات (اردو ترجمہ من عقائد اہل السنۃ)	زیر طبع	قانونچہ کھیوالی	24/=
عمامہ سنت مصطفیٰ ﷺ	15/=	کریما سعدی	6/=
کشور تدریس کے تاجدار	18/=	المقدمۃ الجزریۃ	12/=
گستاخ رسول کی شرعی حیثیت	75/=	المرقاۃ	39/=
محسن اہل سنت	120/=	میزان الصرف	18/=
مقالات سیرت طیبہ	100/=	نام حق	9/=
من عقائد اہل السنۃ (عربی)	210/=	نحو میر	36/=
نور نور چہرے	110/=	نور الایضاح (مجلد)	135/=
یاد اعلیٰ حضرت	21/=	نور الایضاح (غیر مجلد)	105/=

بقیة السلف علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
کی تصانیف وتراجم

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	105
اسلامی عقائد	135
برکات آل رسول	120
تعارف فقہ وتصوف	135
دلائل الخیرات شریف	90
عقائد ونظریات	165
عقائد ومسائل	45
مزارات اولیاء	18
مطالع المسرات (اردو)	350
قصیدہ بردہ شریف	21
زندہ جاوید خوشبوئیں	105
سدابہار خوشبوئیں	105
ولولہ انگیز خوشبوئیں	105
پکارو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم	140

ایصال ثواب	12
تذکرہ اکابر اہل سنت	250
کشور تدریس کے تاجدار	18
مقالات سیرت طیبہ	135
مقالات رضویہ	36
شجرہ ہائے طریقت	21
البریلویہ کا تنقیدی جائزہ	180
شیشے کے گھر	38
عظمتوں کے پاسباں	165
مصنف عبدالرزاق (اردو85) عربی	85
نور نور چہرے	200
یاد اعلیٰ حضرت	30
من عقائد اهل السنة	265
بساتين الغفران	265

الزمزمة القمرية فی الذب عن الخمرية	امام الاكبر المجدد احمد رضا القادری	36
الشيخ أحمد رضا خان البريلوی الهندی شاعراً عربياً	للدكتور ممتاز احمد سديدی	450
الشيخ أحمد رضا خان البريلوی و أثره في الفقه الحنفی	للعلامة مشتاق احمد شاه	425
العلامة فضل حق خير آبادی حياته وشعره العربی	للدكتور ممتاز احمد سديدی	475
نزهة الخاطر الفاتر فی مناقب سيدی عبد القادر	للامام علی بن سلطان محمد القاری	36
شاعر من الهند	فضيلة الاستاذ الدكتور محمد مجيد السعيد	165
شرح فتوح الغيب	شارح: للعلامة تقی الدين احمد بن تيمية الحرانی	225

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضویہ، داتا دربار مارکیٹ۔لاہور Ph:7226193